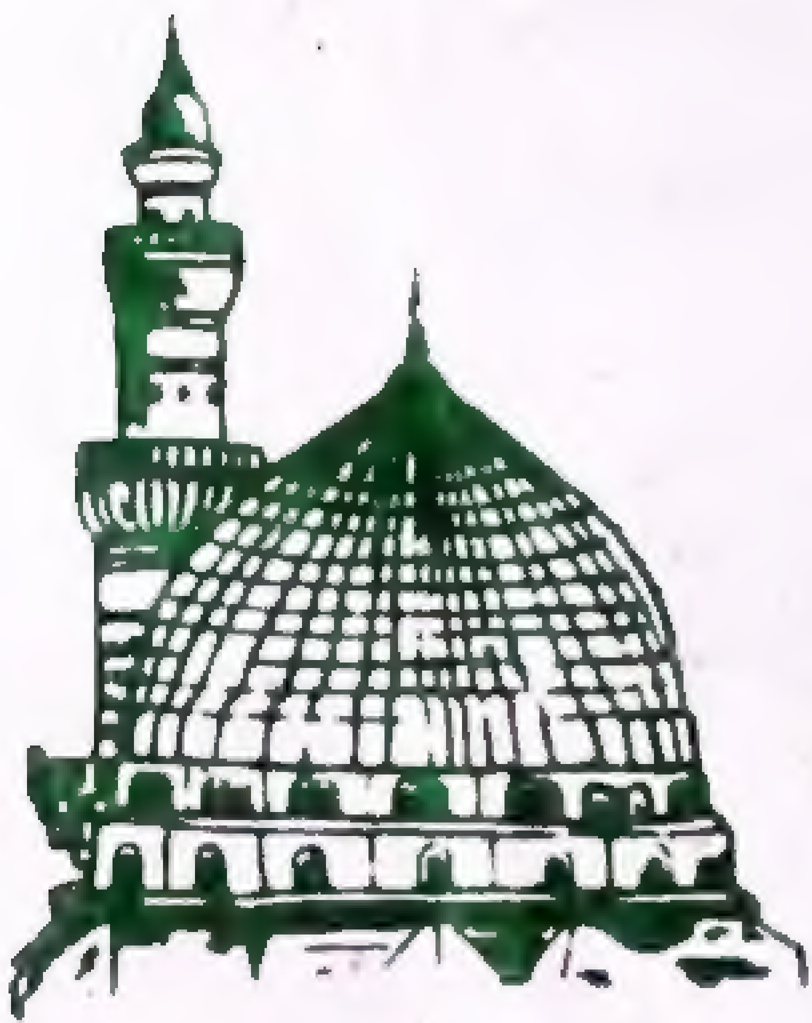
سیدالمرسلین

صلی اللہ علیہ وسلم





از

امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز



ناشر

مجلسِ رضا ○ سرائے عالمگیر ○ (گجرات)

سلسلہ مطبوعات نمبر ۵

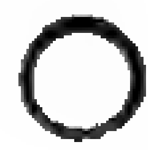
تجلی الیقین

بان نبینا سید المرسلین

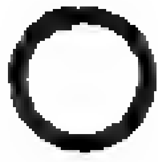
صلی اللہ علیہ وسلم



اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ



مجلس رضا ○ سرائے عالمگیر (گجرات)



کتاب ـــــــــ تجلّی الیقین بانّ سیّدالمرسلین

مصنّف ـــــــــ امام احمد رضا فاضل بریلوی

پیش لفظ ـــــــــ محمد اشرف

کتابت ـــــــــ خوشتی محمد ناصر قادری

پروف ریڈنگ ـــــــــ ظہورالدّین خاں

پروسیس ـــــــــ اورینٹ پروسیس، لاہور

ضخامت ـــــــــ ۱۰۴ صفحات

طباعت بارِ اوّل ـــــــــ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ/جون ۱۹۸۴ء

ناشر ـــــــــ مجلسِ رضا سرائے عالم گیر

مطبع ـــــــــ حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز ۲۲/۱۰ب ریٹی گن روڈ۔ لاہور

تعداد ـــــــــ ایک ہزار

ہدیہ ـــــــــ دُعائے خیر بحقِّ معاونین



ملنے کا پتہ

۱۔ مجلسِ رضا سرائے عالم گیر، گجرات

۲۔ مجلسِ دعوۃ الاسلامیہ سرائے عالم گیر، گجرات

بیرونِ جات کے حضرات ایک رُوپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔



فہرست



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ط

اما بعد! احقر کو قلتِ وقت سے زیادہ اپنی تنگ دامانی کا احساس و اعتراف ہے۔ یہ سطور محض حصولِ یمن و برکت کے لیے سپردِ قلم کر رہا ہوں۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے تبحرِ علمی کا تعارف اِن اوراق میں کرانا ممکن نہیں۔ یہاں صرف وُہ الفاظ جو حضرت شیخ محمد اسمٰعیل المکی نے آپ کی فقہی بصیرت کے اعتراف میں فرماتے ہیں، نقل کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ شیخ موصوف فرماتے ہیں:۔

واللہ اقول والحق اقول انہ لو رأھا (الفتاوی الرضویہ) ابوحنیفۃ النعمان لاقرّت عینہ ولجعل مؤلفہا من جملۃ الاصحاب۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر اسے (یعنی فتاویٰ رضویہ) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ دیکھتے تو بلاشبہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا اور یقیناً وُہ اس کے مؤلف کو اپنے اصحاب میں شامل فرما لیتے۔" (الاجازات المتینہ از حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ، فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱، "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" از پروفیسر محمد مسعود احمد)

آپ کو جہاں قدرت باری تعالیٰ نے فقہ میں نابغۂ روزگار شخصیت بنایا تھا۔ وہاں آپ کو سیاسی بصیرت بھی قابلِ صد تحسین عطا فرمائی تھی۔ آپ اِستفتاء کا جواب جہاں محققانہ شان سے فرماتے تھے وہیں خداداد بصیرت سے مستقبل پر اس کے اثرات کا قبل از وقت جائزہ بھی لے لیتے تھے۔ یہ آپ کی نہایت درجہ احتیاط کا نتیجہ تھا کہ آپ کو اپنے کسی فتویٰ سے رجوع کرنے

کی نوبت نہیں آئی۔ چنانچہ گائے کی قربانی سے متعلق استفتاء کا جو جواب آپ نے تحریر فرمایا تھا اس کی تصدیق کرتے ہوئے مولانا شبلی نعمانی کے اُستاد مولانا ارشاد حسین رام پوری نے تحریر فرمایا:۔
"الناقد بصیر" پرکھنے والا آنکھ رکھتا ہے

(حیاتِ مولانا احمد رضا خان بریلوی از ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے علم و فضل کے مداحین کی اس رائے سے راقم السطور اتفاق کرتا ہے کہ آپ تلمیذ الرحمٰن تھے۔ یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ آپ کا تمام علم و فضل کسبی کے بجائے وہبی ہے۔ چودہ سال کی کم سنی میں مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہونا بجز اللہ کریم کے خصوصی فضل کے ممکن نہیں۔ اتنی عمر میں تو علم و فضل کے اکثر درخشندہ ستارے مبادیات کی بھول بھلیوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی انعام کی وجہ اعلیٰ حضرت کی ذات میں حُبِّ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ آپ کی دوستی اور دشمنی کا معیار عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایک سچے محبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ "ابریشم کی طرح نرم" اور دشمنِ رسول اور گستاخِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ "فولاد"۔ گستاخِ رسول کی خبر لیتے ہوئے جس زورِ بیان کا ثبوت آپ دیتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں محض جذبات ہی نہیں بلکہ دلائل و براہین کے انبار بھی ہیں —— نثر میں بھی سلاست و روانی نظم کا سماں پیدا کرتی ہے۔ ہم مترادفات اور ہم قافیہ الفاظ کا سیلاب آپ کے ذہنی تلاطم بلکہ غیرتِ ایمانی کی ترجمانی کرتا ہے۔ آپ عبقری فقیہ اور مؤثر خطیب ہیں۔ آپ کے الفاظ عدو کے سینے میں تیر کی طرح پیوست ہوتے ہیں۔ آپ کی گرفت، برقی گرفت ہے جو گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خرمنِ خرافات کو خاکستر کر کے رکھ دیتی ہے۔

آپ کا دور بڑا پُر فتن ہے۔ اس دور میں مقامِ رسالت مآب پر کئی انداز میں حملہ ہوا۔ مثلاً "سب مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چمار سے ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان)
"شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔" (صراطِ مستقیم اردو)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے بارے میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ارشاد فرمایا تھا:-

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے بعض غیب مراد ہیں یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے۔ بلکہ ایسا علمِ غیب تو زید، عمر، بکر ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اگر کُل غیب مراد ہیں تو یہ عقلاً نقلاً باطل ہے۔" (حفظ الایمان)

غرض یہ کہ ایک گروہ نے بات بات پر ادبِ رسالت مآب، علمِ رسالت مآب، مقامِ رسالتمآب پر زبانِ طعن درازی کی۔ پھر بھی وہ موحّد، صاحبِ ایمان ٹھہرے اور اہلِ ایمان پر شرک کے فتوے صادر کرتے رہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ہر ہر مسئلہ کا مسکّت جواب دیا۔ اور مسلکِ حقّہ اہلِ سنت وجماعت کے لیے "بریلوی" ہونا ایک طرّۂ امتیاز بن گیے۔

گستاخانِ بارگاہِ رسالت کی ذُرّیت برِصغیر پاک و ہند میں گذشتہ ڈیڑھ دو سو برس سے اپنے مذموم عقاید کی تبلیغ و ترویج کے لیے ٹکریں مار رہی ہے۔ بدقسمتی سے وطنِ عزیز میں اس گنگا جمنی ٹولے کو بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور وہ خطّہ پاک جو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے ڈنکے بجانے کے لیے حاصل کیا گیا تھا، اس میں بے ادب زبان درازوں کی غوغا آرائی پر کوئی قدغن نہیں ہے۔

دیوبندی مکتبِ فکر کے ایک بغل بچہ حکیم مولوی محمد اسلم وسیر راجپوت نے نام نہاد شیخ القرآن آنجہانی غلام اللہ خان[1] کے ایک شاگرد مولوی محمد عبد اللہ جان کے اشارہ پر چنیوٹ سے ۱۹۸۱ء میں "غنچۂ توحید" کے نام سے ایک لغو پمفلٹ شایع کیا، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ بیت

---

[1] یہ جائے عبرت ہے کہ مولوی غلام خان گستاخیِ رسول کی پاداش میں بعد از مرگ مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہے تفصیلات روزنامہ "نوائے وقت" لاہور وراولپنڈی ۲۹ مئی ۱۹۸۰ء میں دیکھیے۔

کرام کی شان میں کھلی گستاخی کرتے ہوئے اُنہیں (نعوذ باللہ) رام چندر وغیرہ سے تشبیہ دی۔ کتابچہ کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں :۔

"مغلیہ دورِ حکومت میں بھی شرک کو بہت عروج ہوا۔ چنانچہ ہندوؤں کے پانچ بزرگ تھے۔ ہندوؤں نے اُن کا نام پنج جنا رکھا ہوا تھا۔ ہندوؤں کی ہی نقالی کرتے ہوئے مُلحد اور زندیق انسانوں نے پنج تن کی اِصطلاح قائم کی ——

تفصیل مندرجہ ذیل نقشہ میں دیکھئے

ہندوؤں کی اِصطلاحِ پنجنا :

پنج جنا	پنج تن
(۱) رام چندر	(۱) جنابِ رسالت مآب صلعم
(۲) لچھمن	(۲) حضرت علی رض
(۳) بھرت	(۳) حضرت حسن رض
(۴) ستردھن	(۴) حضرت حسین رض
(۵) سیتا	(۵) حضرت فاطمہ رض"

(غنچۂ توحید، صفحہ ۱۵-۱۶)

اور یہ واقعہ تو بہت ہی تازہ ہے جس کی صدائے بازگشت ابھی تک پورے مُلک میں گونج رہی ہے اور مسلمانانِ پاکستان کے جذبات بے حد مشتعل ہیں۔ ہمارا اشارہ حضرت ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالم گیر (متوفی ۱۱۱۸ھ) کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء

لے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (مورخہ ۱۹ جون ۱۹۸۴ء) نے اپنے ادارتی نوٹ میں "فی سبیل اللہ فساد" کے عنوان سے اس دِل خراش واقعہ کی طرف توجہ دلائی ہے —— اور اس کے پس پردہ اصل عوامل کی نشان دہی بھی کی ہے :۔

"..... لاہور میں ۲۳- مارچ کو ...... قاری شیخ عبدالباسط کی، شاہی مسجد میں، قرأت کے دوران مبینہ

(باقی برصفحہ آئندہ)

کو ہونے والے سانحہ کی طرف ہے جس میں ایک بے ایمان، مردود نے نعرۂ رسالت کے جواب میں "مُردہ باد" کے ناپاک الفاظ کہے اور پوری نسلِ وہابیت اِس واقعہ ہی کو سرے سے بے بُنیاد ثابت کرنے کے لیے دھوتی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ بار بار کہا جا رہا ہے کہ وہابی دیوبندی نعرۂ رسالت کے جواب میں ایسے الفاظ کہنا کفر سمجھتے ہیں ——— لیکن خبثِ باطن ہے کہ چھپائے نہیں چھپتا۔ مولوی عبید اللہ انور کے پرچے "خدّام الدین" میں ایسی عبارتیں بھی بڑے اہتمام سے شائع ہو رہی ہیں۔

> "نعرۂ رسالت . . . "یا رسول اللہ" ——— بریلوی حضرات کو جتنا یہ نعرہ مرغوب ہے دیوبندیوں کو اس سے اتنی ہی چڑ ہے۔"
>
> (ہفت روزہ خدّام الدین لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۷)

اندریں حالات اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے اس عظیم علمی کارنامہ

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ)

طور پر ایک ایسا سانحہ رُونما ہو گیا کہ جسے زبانِ قلم پر لانا بھی ایک مسلمان کے لیے دُشوار اور باعثِ خجالت ہے ——— اب اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہو رہی ہے۔

یہ تو فرقہ واریت کا صرف ایک پہلو تھا۔ مگر بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی، یہ ایک تلخ مگر ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اس فتنے کو بعض بیرونی ممالک سے بھی ہوا دی جا رہی ہے، جو اپنی جگہ ایک خطرہ ہے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ مُلکِ عزیز کی بعض مذہبی تنظیموں اور مخصوص دینی جماعتوں کو ان کے ہم عقیدہ امیر کبیر افراد، تنظیموں اور ملکوں کی جانب سے تبلیغ کے نام پر بیرُوڈالر کی خطیر رقوم مل رہی ہیں، یا بعض شخصیتوں کو ذاتی طور پر یہ رقم دی جاتی ہے۔ یہ رقم، ہمیں اندیشہ ہے جو بے بُنیاد نہیں کہ باہمی منافرت پھیلانے کا باعث بن رہی ہے۔ ایسے وقت جب کہ اتحاد بین المسلمین کی شدید ضرورت ہے۔ ان درآمد شدہ تبلیغی رقوم کو دینِ اسلام کے استحکام اور مسلمانوں میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد پیدا کرنے کی بجائے نفاق، انتشار، منافقت اور یک دوسرے کو کافر ٹھہرانے پر صرف کی جا رہی ہیں ——— حکومت کو اس صورتِ حال کا نوٹس لینا چاہیے ...."

کی اشاعت فرضِ عین بن جاتی ہے۔

ناظرین زیرِ نظر کتاب "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم" بھی اہلِ ایمان کے لیے اسی پُرفتن دور کی تالیف ہے۔ اعلیٰ حضرت نے ایک سوال (جو ابتدائے کتاب میں درج ہے) کے جواب میں یہ رسالہ تالیف فرمایا۔ تاریخِ مذہب کا مطالعہ کرنے والے اس بات کی تصدیق فرمائیں گے کہ اس سے قبل اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے قبل ایسا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوا ورنہ اسلاف صالحین نور اللہ قبورہم اس طرف متوجہ ہوتے۔ ظاہر ہے کہ یہ "سعادت" ان ہی یار لوگوں کے حصے آئی کہ سیادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض ہوتے۔ یہی اعتراض اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے شاہوارِ قلم کے لیے محرک ثابت ہوا۔ چنانچہ فاضلِ بریلوی نے دس آیات اور سو احادیث پر مشتمل یہ رسالہ تالیف فرمایا۔ کتاب کے صفحات کی تقسیم ہیکل اوّل، ہیکلِ دوم کے اسماء سے کی گئی ہے۔ ہیکل اوّل میں "جواہر زواہر آیاتِ قرآنیہ" اور ہیکلِ دوم میں "لآلی متالی احادیثِ جلیلہ" ہیں ہیکل دوم کی تقسیم چار تابش میں فرمائی ہے تابشِ اوّل میں "چند وحی ربانی علاوہ آیاتِ قرآنی" کے تحت اٹھارہ وحی مبارکہ درج ہیں۔ تابش دوم میں ارشاداتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ تابش تین جلووں سے "شعشہ افگن" ہے۔ جلوۂ اوّل میں "نصوصِ جلیہ مسئلہ علیہ"۔ جلوۂ دوم میں "جلائل متعلقہ بآخرت"۔ جلوۂ سوم میں ارشاداتِ انبیاء عظام و ملائکہ کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ان میں ترپن ۵۳ ارشادات منقول فرمائے گئے ہیں۔ تابشِ سوم "طرق و روایات و حدیثِ خصائص" کے عنوان کے تحت ہے۔ تابشِ چہارم میں بارہ روایات بعنوانِ آثارِ صحابہ و بقیہ موعوداتِ خطبہ مندرج ہیں۔

احادیث کے مخارج کا ذکر فرماتے ہوئے فاضل مؤلف رقمطراز ہیں:۔

"ناظرِ متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتبِ علماء میں انہیں صرف ایک دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا اور فقیر نے چھ چھ، سات سات نام جمع کیے۔ متونِ اسانید کی تصحیح و تحسین کی طرف جو تلویح ہے اُس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص و تصریح ہے۔۔۔۔"

آخر پر تینتیس ۳۳ سے زائد "بحار اسفار مواج زخار" یعنی ماخذ کے اسماء درج فرمادیئے۔ تاکہ طالب سند ان کی طرف رجوع کرکے اطمینان کی دولت سے بہرہ ور ہو۔

فقیر بارگاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں بالفاظِ امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملتجی ہے:-

یا سیّد السادات جئتُک قاصداً | اَرجُو رِضاکَ واحتمی بحِماکَ
واللہ یاخیر الخلائقِ اِنّ لی | قلباً مشوقاً لا یرُومُ سِواکَ
یا اکرم الثقلین یاکنز الوریٰ | جُد لی بجودِکَ وارضِنی برضاکَ
صلّی علیکَ اللہُ یا علمَ الھُدیٰ | ماحنّ مُشتاقٌ اِلیٰ مثواکَ

ترجمہ:- ۱۔ اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا اُمیدوار آپ کی پناہ کا طلبگار

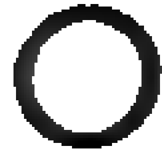
۲۔ اللہ کی قسم آپ بہترین خلائق ہیں میرا دل صرف آپ کی محبت سے لبریز ہے وُہ آپ کے سوا کسی کا طلبگار نہیں۔

۳۔ اے موجودات سے بزرگ و برتر، اے حاصلِ کائنات۔ مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیئے۔ اپنی خوشنودی بخشیئے۔

۴۔ اے ہدایت کے علم، مُشتاقانِ دید کے شوقِ بے حد قیامت تک اللہ کا درود وسلام آپ پر نازل ہوتا رہے۔

المستغفر والمستغیث
محمد اشرف صُوفی، ایم۔اے، بی۔ایڈ
مقام بنہوڑہ۔ قصبہ کریالی
ضلع گجرات

۴ شعبان المعظم سنہ ۱۴۰۲ھ
یک شنبہ



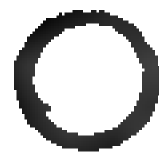
اظہارِ سپاس

مجلسِ رضا سرائے عالم گیر اُن تمام احباب کی شکرگزار ہے جنھوں نے مصارفِ طباعت کتاب ہذا میں تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں احسن جزاء عطا فرمادیں۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

معاونینِ کرام کے اسمائے گرامی:-

○ مولانا غلام محی الدین	سرائے عالم گیر
○ مرزا محمد اکبر	〃 〃 〃 〃
○ راجا محمد فاروق	〃 〃 〃 〃
○ مرزا منور حسین	〃 〃 〃 〃
○ سید حسین شاہ	〃 〃 〃 〃
○ راجا محمد اسلم	〃 〃 〃 〃
○ الحاج صوفی لیاقت علی	〃 〃 〃 〃
○ راجا جبار گل	کھاریاں



ہر قسم کے قرآن مجید و درسی و مذہبی کتابیں ملنے کا پتہ سُنّی کتب خانہ سنبھل ضلع مراد آباد (یوپی)

۷۸۶

الحمدللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق
وسید المرسلین ہونے کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو
سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ بے مثل رسالہ
بے نظیر عجالہ مسمی بنام تاریخی

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلحضرت
پیشوائے اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ
جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ

جسکو

(مولانا مولوی) محمد اجمل مفتی سنبھل نے چھپوا کر سُنّی کتب خانہ سے شائع کیا

مطبوعہ اہل سنت برقی پریس شیش محل مراد آباد

طابع مولانا ظفر الدین احمد صاحب

سنی کتبخانہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبان اہلسنت آج ہر باطل سے باطل مذہب والا اپنے مذہب کی نشر و اشاعت میں امکانی سعی عمل میں لا رہا ہے اور تم خواب غفلت کی بھری نیند میں سو رہے ہو ادھر مخالفین اسلام تم کو نیست و نابود کرنے کے لئے تیار ہیں اور ادھر اسلام کا نام لیکر گندم نما جو فروش اپنے جبہ دستار کو آڑ بنا کر اور ہمدردی اسلام کا دم بھر کر تمہاری دولت ایمان کو اچک لینے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں اور تم انکے ظاہری اتباع شریعت و پیروی سنت کو دیکھ کر انپر فریفتہ ہو جاتے ہو اور سطحی نظر سے انکے علم و فضل اور رہبانانہ خلق کے شکار بن جاتے ہو لیکن تمہیں انکے عقائد کی تحقیق کیوں ضروری چیز نہیں معلوم ہوتی اپنے مسائل اور عقائد کے رسالوں کا مطالعہ کیوں اہم چیز ثابت نہیں ہوتا یہی ایک وہ پہلی غلطی ہے جسکی وجہ سے تم اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہو یہی ایک وہ سادہ لوحی ہے جسکی وجہ سے تم اپنے تمام اسلاف اور بزرگوں کا دامن چھوڑ کر اغیار کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہو۔ لہذا دشمنان دین کی سرکوبی کے لئے علمائے اہلسنت کی تصانیف بہترین آلہ ہے چنانچہ ہمنے ان تمام ضرورتوں کا احساس کرتے ہوئے حضرت فاضل اجل مولانا مولوی قاری محمد اجمل مفتی سنبھل کی سرپرستی میں عرصہ سے یہ سنی کتبخانہ جاری کر دیا ہے اسمیں اکثر علمائے اہلسنت کی تصانیف جمع کیگئی ہیں اور جو غیر مطبوعہ کتابیں دستیاب ہونگی انکو بھی یہ کتبخانہ انشاءاللہ طبع کرائیگا اور حسب ضرورت نئی تصانیف بھی پیش کرتا رہیگا لہذا برادران اہلسنت ان کتابوں کو خود پڑھو اور اپنے دوست احباب کو دکھاؤ اور خریدنے کی ترغیب دلاؤ اور انکو پڑھاؤ کہ اسوقت کا بتانا پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے بلکہ استحکام مذہب کی غرض سے انکو گھروں میں رکھو کہ آئندہ آنیوالی نسلوں میں مذہبی بیج پھل سکے یہی سمجھا [illegible] ہیں سرکار اب ان شمان تعجب ہے تمہارا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ

صاحب غرہ شوال ۱۳۰۵ھ حضرت اقدس دام ظلہم۔ یہاں وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہرچند کہا گیا کہ مسئلہ واضحہ ہے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے مگر کہتے ہیں قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ یہاں کوشش کی قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی لہٰذا مسئلہ حاضر خدمت والا ہے امید کہ بہ ثبوت آیات و احادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد[۱] للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا والی اقوامھم خاصۃ ارسل المرسلون ھو الذی ارسل نبینا رحمۃ للعلمین فادخل تحت ذیل رحمتہ الانبیاء والمرسلین والملٰئکۃ المقربین وخلق اللہ اجمعین وجعلہ خاتم النبیین فنسخ الادیان ولا ینسخ لہ دین

---

[۱] ترجمہ۔ سب خوبیاں اُسے جنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب

وآ ن ا فی امتہ جمیع المرسلین آذ اخذ اللہ میثاق النبیین سبحٰن الذی
اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الی السمٰوت العلیٰ
الی العرش الاعلیٰ ثم دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ
عبدہٖ ما اوحیٰ ما کذب الفؤاد ما رأی افتمٰرونہ علی ما یریٰ ولقد رأٰہ نزلۃ
اخریٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ وآن الیٰ ربک المنتھیٰ وآن علیہ النشأۃ الاخریٰ
یوم لا یجدون شفیعا الا المصطفیٰ فلہ الفضل فی الاولیٰ والاخریٰ والغایۃ القصویٰ
والوسیلۃ العظمیٰ والشفاعۃ الکبریٰ والمقام المحمود والحوض المورود وما لا یحصیٰ
من الصفات العلیٰ والدرجات العلیا فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک
علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ کل منتم الیہ دائما ابدا کما یحب یرضیٰ ھو وربہ
العلی الاعلیٰ حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا افضل المرسلین سید الاولین

دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔ بڑی برکت والا ہے وہ جسنے اپنے بندے پر قرآن اُتارا کہ وہ سارے
جہان کو ڈر سنانے والا ہو اور سب رسول خاص اپنی ہی قوم کی طرف بھیجے گئے اُس نے ہمارے نبی کو سارے جہان کیلئے رحمت
بھیجا تو اُنکے دامن رحمت کے نیچے انبیا و مرسلین و ملئکہ مقربین اور تمام مخلوق الہی کو داخل فرمایا اور اُنکو سب نبیوں کا
خاتم کیا تو انبوت اور دین نسخ فرمائے اور اُنکے دین کا کوئی حرف منسوخ نہو گا اللہ نے انکی اُمت میں تمام
رسولوں کو داخل کیا جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے گیا
مسجد اقصےٰ تک بلند آسمانوں تک عرش اعلیٰ تک پھر نزدیک ہوا تو نزول کی تجلی فرمائی تو دو کمانوں بلکہ
اس سے کم کا فاصلہ رہا بس اپنے بندے کو وحی کی جو وحی کی دل نے جو دیکھا اُس میں شک کیا تو کیا تم انکے دیدار میں جھگڑتے
ہو اور قسم ہے بیشک اُنھوں نے اُسے دوبارہ دیکھا آنکھ بیجا نہ چلی اور نہ حد سے بڑھی اور بیشک تیرے رب ہی
کی طرف انتہا ہے اور بیشک اُسی سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے جسدن کوئی شفیع نہ پائیں گے سوا مصطفےٰ کے
تو دنیا و آخرت میں انھیں کیلئے فضیلت ہے اور سب سے پرلے سرے کی نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے اعظم شفاعت اور
وہ مقام جسمیں سب اگلے پچھلے اُنکی حمد کریں گے اور وہ حوض جس پر تشنگان اُمت آکر سیراب ہونگے اور بے گنتی بلند صفتیں
اور سب سے اونچے درجے تو اللہ تعالےٰ درود و سلام و برکت اُتارے اُن پر اور اُنکے آل و
اصحاب اور ہر اُنکے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی انھیں اور اُن کے بلند و بالا تر رب کو پسند
و محبوب ہے ١٢

والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے جسمیں خلاف
نہ کریگا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین کلمہ پڑھکر
اسمیں شک عجیب ہے آج نہ کھلا تو کل قریب ہے جسدن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے
سارے مجمع کا دولھا حضور کو بنائیں گے انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے
نیازمند ہونگے موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انھیں کیجانب بلند ہونگے انھیں کا
کلمہ پڑھا جاتا ہوگا انھیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا جو آج بیان ہے کل عیان ہے اسدن جو مومن و
مقربین نوربار عشرتوں سے شادیاں رچائینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور رجم
مبطل و منکرین لفگار حسرتوں سے ہاتھ چبائینگے یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول
اللّٰھم اجعلنا من المھتدین ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین گروہ معتزلہ کہ ملئکہ
کرام کو حضرات انبیا علیھم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں وہ بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم وعلیھم وعلی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص و مستثنےٰ جانتے ہیں انکے نزدیک بھی
حضور پرنور انبیا و مرسلین و ملئکہ مقربین و خلق اللہ اجمعین سب سے افضل واعلیٰ و بلند و بالا
علیہ صلوٰۃ المولیٰ تعالیٰ کلمات علمائے کرام میں اسکی تصریح اور فقیر کے رسالہ اجلال
جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجلیل میں تحقیق و توضیح اما الزمخشری فقد سفہ نفسہ
وتبع ھوسہ وجھل مذھبہ وتناھی فی الضلال حتی لم یعلم مشربہ کما نبہ علیہ
اھل التحقیق واللہ سبحنہ ولی التوفیق فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے
تعجب دیا وہاں اُسکے ساتھ ہی طرز سوال دیکھکر یہ شکر بھی کیا کہ الحمد للہ عقیدہ صحیح ہے صرف
اطمینان خاطر کو خواہش توضیح ہے مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ قرآن و حدیث
میں دلیل نہ پائی سبحان اللہ مسئلہ ظاہر دلیلیں وافر آیتیں متکاثر حدیثیں متواتر پھر سائل ذی علم ہو
تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت اور جاہل بے علم ہو تو اپنے نہ پانیکی بیجا شکایت فقیر غفر اللہ تعالیٰ
لہ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں دلائل جلائل قرآن و حدیث سے جو اکثر

بحمد اللہ استخراج فقیر میں نو ننانوے جزو کے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ منتہی التفصیل لمبحث
التفضیل لکھی جسکے طول کو مُمِلِّ خواطر سمجھکر مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین
میں اُسکی تلخیص کی پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحر ناپیدا کنار اللہ اللہ العظمۃ
ولوان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت
کلمت اللہ بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اِس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد
ہو مگر بقدر حاجت وقت فرصت قلب مؤمن کی تسکین تثبیت اور منکر بد باطن کی تخزین و
تبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلب اور اس معجز عجالہ مسمّٰی بہ
قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور کو بلحاظ تاریخ تجلی الیقین بان نبینا
سید المرسلین سے ملقب کرتا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ وسراج افقہ واٰلہ وصحبہٖ متبعیہ حزبہ انہ سمیع
قریب مجیب یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل (ہیکل اول) میں آیات جلیلہ (ہیکل دوم
میں احادیث جمیلہ یہ ہیکل نور افگن چار تابشوں سے روشن (تابش اول) خود وحی
ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی (تابش دوم) ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین اگر بعض کلمات انبیا و ملئکہ دیکھیے متبوع کی رکاب
میں تابع سمجھیے (تابش سوم) محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص
(تابش چہارم) صحابہ کرام کے آثار رائقہ اقوال علمائے کتب سابقہ بشرائے مؤلف
رؤیائے صادقہ واللہ سبحٰنہ ہو المعین والحمد للہ رب العلمین انکے سوا اقوال علما پر
توجہ نکی کہ غرض اختصار کے منافی تھی جسے اُنکے بعض پر اطلاع پسند آئے فقیر کے
رسائل سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی وقمر التمام لنفی الظل عن
سید الانام واجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل کی طرف
رجوع لائے واللہ الہادی وولی الایادی۔

قال الزرقانی
قال الشامی
ب الطفر فیہ

ہیکل اول میں جواہر زواہر آیات قرآنیہ

آیت اولی قال تبارک و تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور یاد کرا ے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تمکو کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُسکی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اُسپر ایمان لانا۔ اور بہت ضرور اُسکی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تمنے اقرار کیا اور اُسپر میرا بھاری ذمہ لیا سب بنیانے عرض کی کہ ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں اب جو اِسکے بعد پھریگا تو وہی لوگ بے حکم ہیں) امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی لم یبعث اللہ نبیا من آدم فمن دونہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیومنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اُس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ اُنپر ایمان لائے اور اُنکی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اس مضمون کا عہد لے) اسی طرح حبرالامہ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہوا ط ابن جریر و ابن عساکر وغیرھما بلکہ امام بدر زرکشی و حافظ عماد بن کثیر و امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اُسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا واللہ تعالیٰ اعلم

ونحوه اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیره عن السدی کما اورده الامام
الاجل السیوطی فی الخصائص الکبریٰ اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات
انبیا علیہم الصلوٰۃ و الثنا نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ
وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس و محافل ملائک
منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے اور اپنی امتوں سے حضور پر نور پر ایمان لانے
اور مدد کرنیکا عہد لیتے یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ
صلوٰت اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب سب
ستارے روشن مہ پارے مکمن غیب میں گئے آفتاب عالمتاب خاتمیت نے با ہزاراں ہزار
جاہ و جلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک
وسلم دھر الداھرین ابن عساکر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی آدم فمن بعده ولم
تزل الامم تتباشر به وتستفتح به حتی اخرجه اللہ فی خیر امة وفی خیر
قرن فی خیر اصحاب فی خیر بلد ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
بارے میں آدم اور انکے بعد کے سب انبیا علیہم الصلوٰت والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا
اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل
سے اپنے اعدا پر فتح مانگتی آئیں یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم و بہترین
قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسکی تصدیق
قرآن عظیم میں ہے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر
اسکے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا انکے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے
تو خدا کی پھٹکار منکروں پر علما فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے

حضور کی الانبیا میں اولیت اور ظہور میں آخریت
آخر ظاہر ہونے میں سب سے اول ہونے میں

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التوراۃ
الٰہی ہمیں مدد دے اپنے صدقہ اس نبی آخر الزمان کا جسکی نعت ہم توریت میں پاتے ہیں
اس دعا کی برکت سے انھیں فتح دیجاتی۔ اسی پیمان الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لو ان موسیٰ
کان حیا الیوم ما وسعہ الا ان یتبعنی قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر
موسیٰ دنیا میں ہوتے میری پیروی کے سوا انکو کچھ گنجائش نہ ہوتی اخرجہ الامام احمد
والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
وابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نزول فرمائینگے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہونگے حضور
پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بنکر رہینگے حضور ہی کی شریعت
پر عمل کریں گے حضور کے ایک امتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم
فیکم و امامکم منکم۔ کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا
امام تم میں سے ہوگا اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور اس عہد واثق کی پوری تائید و توکید حق عز جلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی
جسکی بعض آیتیں انشاء اللہ تعالیٰ تابش اول ہیکل دوم میں مذکور ہونگی۔ امام علامہ
تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی
تفسیر میں ایک نفیس رسالہ التعظیم والمنۃ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ لکھا اور اس میں
آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ
سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور انکی امتیں سب حضور کے امتی حضور

کی نبوت ورسالت زمانۂ سیدنا ابو البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے اور حضور کا ارشاد وکنت نبیا وآدم بین الروح والجسد اپنے معنی حقیقی پر ہے اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسے وعیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے انپر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھا اور حضور کے نبی الانبیا ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسرا تمام انبیا ومرسلین نے حضور کی اقتدا کی اور اسکا پورا ظہور روز نشور ہوگا جب حضور کے زیر لوا آدم ومن سواہ کافہ رسل وانبیا ہونگے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین) یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اُسے نعمت عظمیٰ ومواہب کبریٰ سمجھا من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں امتیوں کو جو نسبت انبیا ورسل سے ہے وہ نسبت انبیا ورسل کو اس سید الکل سے ہے امتیوں پر فرض کرتے ہیں سولوں پر ایمان لاؤ رسولوں سے عہد وپیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی

ع مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل اقول وباللہ التوفیق پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کسقدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے موکد فرمایا اولا انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا معصوم ہیں زنہار حکم الٰہی کا خلاف اُنسے محتمل نہیں کافی تھا کہ رب تبارک وتعالیٰ بطریق امر انھیں ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اسپر

لتؤمنن به ولتنصرنه

ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا مگر اس قدر پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا یہ عہد عہد الست بربکم کے بعد دوسرا پیمان تھا جیسے کلمۂ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے پھر اسکے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و عظم **ثانیاً** اس عہد کو لام قسم سے موکد فرمایا لتؤمنن بہ ولتنصرنہ جس طرح نوابوں سے بیعت سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سبکی فرماتے ہیں شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے **ثالثاً** نون تاکید **رابعاً** وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا **خامساً** یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیا ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرماکر پوچھتے ہیں ءاقررتم کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو یعنی کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے **سادساً** اسقدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری خالی اقرار نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو **سابعاً** علیہ یا علیٰ ھذا کی جگہ علیٰ ذٰلکم فرمایا کہ بُعد اشارت دلیل عظمت ہو **ثامناً** اور ترقی ہوئی کہ فاشھدوا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کرکے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا **تاسعاً** کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہوئی بلکہ ارشاد فرمایا وانا معکم من الشّٰھدین میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں **عاشراً** سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اسقدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیا کو عصمت عطا فرمائی یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی گئی کہ فمن تولیٰ بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون اب جو اس اقرار سے پھریگا فاسق ٹھہریگا۔ اللہ اللہ یہ اعتنائے تام و اہتمام تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذٰلک نجزیہ جھنم کذٰلک نجزی الظّٰلمین ٥ جو ان میں سے کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں اُسے ہم جہنم کی سزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو۔ گویا اشارہ فرماتے ہیں جسطرح ہمیں ایمان کے جزو اول لا الٰہ الا اللہ کا اہتمام ہے

یوہیں جزء دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے یں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول و مقتدا کہ انبیا و مرسلین بھی اسکی بیعت و خدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَكْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اس سے بڑھکر حضور کی سیادت عامہ و فضیلت تامہ پر کونسی دلیل درکار ہے وَ للہ الحجۃ البالغۃ **آیت ثانیہ** قال عز مجدہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ اے محبوب ہمنے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیئے) عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جسمیں انبیا و ملئکہ سب داخل تو لاجرم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اُن سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب اسی لیئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں اولی و آخرت میں دنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ جہان پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی کما بیناہ بتوفیق اللہ تعالی فی رسالتنا سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوری امام فخر الدین رازی نے اس آیہ کریمہ کے تحت میں لکھا لما کان رحمۃ للعلمین لزم ان یکون افضل من کل العلمین جب حضور تمام عالم کے لیئے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاهر بلا دلیل وھو لا یجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الهادی **آیت ثالثہ** قال جل ذکرہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ہمنے کوئی رسول نہ بھیجا مگر ساتھ زبان اسکی قوم کے علما فرماتے ہیں یہ آیہ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص

اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے **اقول** وقال اللہ تعالیٰ لقد ارسلنا نوحا الی قومہ وقال تعالیٰ والی عاد اخاھم ھودا وقال تعالیٰ والی ثمود اخاھم صلحا وقال تعالیٰ ولوطا اذ قال لقومہ وقال تعالیٰ والی مدین اخاھم شعیبا وقال تعالیٰ ثم بعثنا من بعدھم موسیٰ بایتنا الی فرعون وملائہ وقال تعالیٰ وتلک حجتنا اتینھا ابراھیم علی قومہ وقال تعالیٰ فی یونس علیہ السلام وارسلنٰہ الی مائۃ الف او یزیدون وقال تعالیٰ عن عیسیٰ علیہ السلام ورسولا الی بنی اسرائیل ۵ اسی لیے صحیح حدیث میں فرمایا کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت میں آیا کان النبی یبعث الی قریۃ لا یعدوھا نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا رواہ ابو یعلی عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرماتا ہے وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون نہ بھیجا ہمنے تمہیں مگر سب لوگوں کیلئے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا بہت لوگ بیخبر ہیں وقال تعالیٰ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا تو فرما اے لوگو میں خدا کا رسول ہوں تم سب کیطرف وقال تعالیٰ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا بڑی برکت والا ہے وہ جسنے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانیوالا ہو سارے جہان کو اسی لیے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ارسلت الی الخلق کافۃ میں تمام مخلوق الٰہی کیطرف بھیجا گیا اخرجہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کی فضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد سے ہے دارمی ابو یعلی طبرانی بیہقی روایت کرتے ہیں اس جناب نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ فضل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملئکہ سے افضل کیا حاضرین نے ابنیا پر وجہ تفضیل پوچھی فرمایا ان اللہ تعالیٰ قال وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ و قال لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الانس والجن یعنی اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لیے فرمایا ہمنے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ

زبان اُسکی قوم کے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لیئے تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا، علما فرماتے ہیں رسالت والا کا تمام انس وجن کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملٰئکہ کو بھی شامل کما حققناہ بتوفیق اللّٰہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبریل بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر و ارض و سما و جبال و بحار تمام ماسوا اللہ اُس کے احاطۂ عامہ و دائرۂ تامہ میں داخل اور خود قرآن عظیم میں لفظ عٰلمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمۂ "کافۃ" اس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی) اب نظر کیجے کہ یہ آیت کتنی وجہ[۵] سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے اولاً اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے اور حضور پرنور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین و آسمان ثانیاً اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور انکا تحمل بغایت دشوار اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۝ اسی لیئے موسیٰ وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ دیکھو میرے ذکر میں سُست ہو جانا) پھر جبکی رسالت ایک قوم خاص کیطرف اُسکی مشقت تو اِسقدر جبکی رسالت نے انس وجن و شرق وغرب کو گھیر لیا اُسکی مؤنت کسقدر رہی جیسی مشقت ویساہی اجر اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر افضل العبادات احمزہا ثالثاً جیسا جلیل کام ہو ویساہی جلالت والااُس کیلیے درکار ہوتا ہے بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامرا و سردار اعظم کو لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب اُن خاص رسولوں اور اِس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

عموم رسالت … افضلیت

[۵] ان میں بعض وجوہ افادہ علما ہیں اور اکثر بحمد اللہ تعالیٰ نے استخراج فقیر ۱۲

رابعاً یوہیں حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اُسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں کہ جسطرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اُسکے سرانجام ہونے کا موجب یوہیں چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اُسکے ہلکے پن کا جالب خاصا جتنا کام زیادہ اتنا ہی اُس کے لیے سامان زیادہ نواب کو اپنے انتظام ریاست میں فوج وخزانہ اُسی کے لائق درکار اور بادشاہ عظیم خصوصًا سلطان ہفت اقلیم کو اُسکے رتق وفتق ونظم ونسق میں اسی کے موافق اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیا علیہم الصّلوٰۃ والثنا پر مبذول ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واوفی ہوں افادہ الامام الحکیم الترمذی نقلہ عنہ فی الکبیر الرازی **اقول** پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیا کو ادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے **حلم** کہ گستاخی کفار پر تنگدل نہوں دَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ **صبر** کہ اُنکی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ **تواضع** کہ اُنکی صحبت سے نفور نہوں وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ **رفق ولینت** کہ قلوب اُنکی طرف راغب ہوں فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ الآیۃ **رحمت** کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں رَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ **شجاعت** کہ کثرت اعدا کو خیال میں نہ لائیں اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ **جود وسخاوت** کہ باعث تالیف قلوب ہوں فان الانسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علی حب من احسن الیہا وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ **عفو ومغفرت** کہ نادان جاہل فیض پا سکیں فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ **استغنا وقناعت** کہ جہال ان دعوی عظمیٰ کو طلب دُنیا پر محمول نہ کریں لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ **جمال عدل** کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ **کمال عقل** کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے ولہذا عورت کبھی نبی نہیں ہوئی۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نہ کبھی اہل بادیہ سکانِ دہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت اُنکی طینت ہوتی ہے اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی ۱ اے اہل الامصار حدیث میں ہے مَنْ بَدَا جفا ۲ اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سب ہی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ اُنکی کسی بات پر نکتہ چینی نہو غرض یہ سب انھیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوتے ہیں پھر جسکی سلطنت عظیم اُسکے خزائن عظیم۔ حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰهَ تعالٰی ینزل المعونة علی قدر المؤنة تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب خلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم واکمل واعلی واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا اخرجہ البخاری فی الادب ابن سعد والحاکم والبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح وہب بن منبہ فرماتے ہیں میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ سادساہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین وآخرین سب کو حاوی ترمذی جامع میں فائدہ تحسین باللفظ اور حاکم وبیہقی وابونعیم وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بزار وطبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الجدعاء مطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی متی وجبت لک النبوة حضور کے لئے نبوة کس وقت ثابت ہوئی فرمایا وادم بین الروح

۱ اخرجہ احمد عن البراء بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس بسند حسن
۲ اخرجہ ابن عدی وابن لال عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمامہ وینزل الصبر علی قدر البلاء

والجسد جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے) جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ
میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ قوی الخ ؎

آدم سروتن بآب وگل داشت — کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علما بتصریح فرماتے ہیں کہ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔ چوں بود
خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالیٰ اورا
بسوئے کافۂ ناس ومقصور نہ گردانید رسالت اورا برناس بلکہ عام گردانید جن وانس را
بلکہ برجن وانس نیز مقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را پس ہر کرا اللہ تعالیٰ پروردگار
اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔ اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل
ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے خاص ایک
بستی کے لوگوں کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق وہر فرد
ماسوی اللہ یہانتک کہ خود حضرات انبیاء ومرسلین کو ہے اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا
بدیہی والحمد للہ رب العلمین **آیت رابعہ** قال عزمن قائل تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ یہ رسول ہیں کہ ہم نے
اُن میں بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ اُن میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا اور انمیں
بعض کو درجوں بلند فرمایا۔ ائمہ فرماتے ہیں یہاں بعض سے حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انھیں سب انبیاء پر رفعت عظمت بخشی کما نص
علیہ البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی
والحلبی وغیرہم واقتصار الجلال لیس رد لہ اصلا لقول لا لتزام ذلک فی الجلالین
اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور فضیلت وشہرت سیادت کی طرف اشارہ تامہ
ہے یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انھیں کیطرف ذہن جائیگا اور کوئی دوسرا خیال میں نہ آئیگا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ اس ابہام نام میں کیا لطف عزہ ہے

ع اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسی داری ؎

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید　　کہ ز انفاس خوشش بوئے کسی می آید
ع کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا آیت خامسہ قال تبارک اسمہ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا
وہی ہے جسنے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین لیکر کہ اُسے غالب کرے سب دینوں پر اور خدا کافی ہے گواہ، اور اس اُمت مرحومہ سے فرماتا ہے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ ۵۲ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تم سب سے بہتر اُمت ہو کہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ واکمل اور حضور کی اُمت سب امم سے بہتر وافضل تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس اُمت کا آقا سب دین واُمت والوں سے افضل واعلیٰ امام احمد وترمذی بافادہ تحسین ابن ماجہ وحاکم معٰویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں انکم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک اُن سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو آیت سادسہ قال جلت عظمتہ یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ وقال تعالیٰ یٰنُوۡحُ اہۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وقال تعالیٰ یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا وقال تعالیٰ یٰمُوۡسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ وقال تعالیٰ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وقال تعالیٰ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً وقال تعالیٰ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ وقال تعالیٰ یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو نام لیکر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ والقاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اے نبی ہمنے تجھے رسول کیا یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ اے رسول پہنچا

تجلی استدل الامام ابن سبع بہذہ الآیۃ علی ان شرعنا ناسخ الشرائع کما ذکرہ فی الخصائص الکبری فافاد ان الدین فی الآیۃ علی عمومہ الحقیقی شامل للادیان الحقۃ السابقۃ غیر مختص بادیان الکفار الموجودۃ فی زمن الاسلام فتم الکلام ۱۲ منہ

۵۲ استدل بہذہ الآیۃ الرازی والتفتازانی والقسطلانی وابن حجر المکی وغیرھم والعبد الضعیف ضم الیھا الآیۃ الاولی فسلمت من الجدال کما یعرفہ المتامل ۱۲ منہ

جو تیری طرف اترا یاایھا المزمل قم اللیل اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات میں قیام فرما یاایھا المدثر قم فانذر اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین اے یٰس یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلوں سے ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہمنے تجھ پر قرآن اس لیئے نہیں اُتارا کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہتہ حضور سید المرسلین وانبیائے سابقین کا فرق جان لے گا ۵

یا آدم ست با پدر انبیا خطاب یاایھا النبی خطاب محمد ست

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنی تمام امرا کو نام لیکر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت اے نائب سلطنت لے صاحب عزت اے سردار مملکت تو کیا کسیطرح محل ریب شک باقی رہیگا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد و اراکین سے بڑھکر پیارا ہے فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالیٰ لہ خصوصاً یاایھا المزمل ۵ و یاایھا المدثر تو وہ پیارے خطاب ہیں جنکا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاپوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے اسی وضع و حالت سے حضور کو یاد فرماکر ندا کی گئی بلاتشبیہ جسطرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے او دھانی دوپٹے والے ع او دامن اٹھا کے جانے والے فسبحٰن اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ الزھراء علی الحبیب ذی الجاہ ثم اقول نہایت یہ ہے کہ اشقیائے یہود مدینہ و مشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگوئیں کرتے ان مقالات خبیثہ کو بغرض ردو ابطال و مژدہ رسانی عذاب نکال بارہا نقل فرمایا گیا مگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لیکر حضور کو پکارتے محل نقل میں بھی ذکر نہ آیا ہاں جہاں انھوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی اگرچہ

انکے زعم میں بطور استہزا تھی اُسے قرآن مجید نقل کرلایا کہ قالوا یاایہا الذی نزل علیہ الذکر بولے اے وہ جس پر قرآن اُترا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیاے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کہ اُن سے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں یٰنوح قد جادلتنا ءانت فعلت ھذا بالھتنا یا براھیم - یٰموسیٰ ادع لنا ربک بما عھد عندک یٰصٰلح ائتنا بما تعدنا یٰشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول بلکہ اس زمانہ کے مطیعین بھی انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے یونہیں خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح اُن سے نقل فرمائی اسباط نے کہا یٰموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد حواریوں نے کہا یٰعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک یہاں اسکا یہ بندوبست فرمایا کہ اس اُمت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لیکر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا قال اللہ تعالیٰ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا رسول کا پکارنا آپس میں ایسا ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہ اے زید اے عمرو بلکہ یوں عرض کرو یارسول اللہ - یا نبی اللہ - یا سید المرسلین یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین صلے اللہ تعالیٰ علیک وسلم و علیٰ اٰلک اجمعین - ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھٰھم اللہ عن ذٰلک اعظاما لنبیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یعنی پہلے حضور کو یا محمد - یا ابا القاسم کہا جاتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی جب صحابہ کرام یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا کرتے - بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ولہذا علما تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لیکر ندا کرنی حرام ہے

ورواقعی محل انصاف ہے جسے اسکا مالک و مولےٰ تبارک و تعالیٰ نام لیکر نہ پکارے غلام کی
کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا
کہ یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے
دعائے یا محمد انی توجھت بک الی ربی تاہم اسکی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا
چاہیئے حالانکہ الفاظ دُعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کیجاتی کما یدل علیہ حدیث نبیک
الذی ارسلت و رسولک الذی ارسلت یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ
غافل ہیں نہایت واجب الحفظ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اسکی تفصیل اپنے مجموعہ فتاویٰ
مسمیٰ بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ذکر کی و باللہ التوفیق خیر یہ تو خود
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ تھا حضور کے صدقہ میں اس اُمّت مرحومہ کا
خطاب بھی خطاب امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ یا یھا المسٰکین فرمایا
کرتا توریت مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے قالہ خیثمۃ رواہ ابن ابی حاتم
اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبریٰ اور اس امت مرحومہ کو جب ندا فرماتی
ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا گیا ہے یعنی اے ایمان والو اٰمنی کے لیئے اس سے
زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے آخر نہ سُنا
کہ فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے

آیت سابعہ قال جل جلالہ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ حق
جل و علا اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے تیری جان کی قسم
وہ کافر اپنے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں وَقَالَ تعالیٰ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَ
اَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تو اس شہر میں جلوہ فرما ہے[1]
وَقَالَ تعالیٰ وَقِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ مجھے قسم ہے رسول کے
اس کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے وَقَالَ تعالیٰ وَالْعَصْرِ ۝

[1] قلت اغفل الامام القسطلانی ھذہ الآیۃ فی المواھب وقد سوغ فیہا ھذا المعنی
الامام النسفی فی المدارک ۱۲ منہ

قسم زمانِ برکت نشان محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) اے مسلمان یہ مرتبہ جلیلہ اُس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے اُنکے شہر کی قسم کھائی اُنکی باتوں کی قسم کھائی اُنکے زمانے کی قسم کھائی اُن کی جان کی قسم کھائی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہاں اے مسلمان محبوبیت کبریٰ کے یہی معنی ہیں والحمد للہ رب العالمین ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماحلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعالیٰ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون ہ وحیاتک یا محمد یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ آیۂ لعمرک میں فرمایا مجھے تیری جان کی قسم اے محمد[1] ابویعلی ابن جریر ابن مردویہ بیہقی ابونعیم ابن عساکر بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ماخلق اللہ وماذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون ہ اللہ تعالےٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا نہ پیدا کیا نہ آفرینش فرمایا جو اُسے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو نہ کبھی انکی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں[2] امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ ور علامہ

[1] ذکر ہذا التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیرہ وتبعہما القسطلانی واقرہ الزرقانی [2] ذکرہ فی الاحیاء والمدخل بطولہ وفی المواہب بلفظ کلمات منہ وکذا الامام القاضی عیاض فی الشفاء وعزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا اقتباس للانوار ولابن الحاج فی مدخلہ قال وکفی بذلک سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بہ الاحکام اھ وذکرہ فی النسیم اقول وھو کلام نفیس طویل جلیل فی بہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین تحقق لہ موتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخطبۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما یظہر بمراجعۃ الحدیث بطولہ فما وقع فی شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی فی المقصد السادس من تحت آیۃ لااقسم بہذا البلد ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال للنبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ

امام الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں بابی انت وامی یارسول اللہ قد بلغ من فضیلتک عند اللہ تعالیٰ ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتک عندہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی نہ باقی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے نزدیک اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج میں فرماتے ہیں۔ این لفظ در ظاہر نظر سخت در آید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگندمی خورد بخاکپائے حضرت رسالت و بنظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کہ غبارے نیست برآن و تحقیق این سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزۃ جل جلالہ بچیزے غیر ذات وصفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آں چیز ست نزد مردم و نسبت بایشان تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف ست نہ آنکہ اعظم ست نسبت بوی تعالیٰ الخ آیت ثامنہ قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیا طرح طرح سے حضرات انبیا میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے حلم عظیم و فضل کریم کے لائق جواب دیتے سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ہ بیشک ہم تمہیں کھلا گمراہ سمجھتے ہیں، فرمایا یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ہ اے میری قوم مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں میں تو رسول ہوں پروردگار عالم کی طرف سے سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ہ یقیناً ہم تمہیں حماقت میں خیال کرتے ہیں اور ہمارے گمان میں تم بیشک جھوٹے ہو۔ فرمایا یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اے میری قوم مجھ میں کچھ سفاہت نہیں میں تو پیغمبر ہوں رب العٰلمین کا) سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے مدین نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَا
اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ (ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارے ساتھ کے یہ چند
آدمی نہ ہوتے تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں)
فرمایا يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ (اے میری
قوم کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں
اور اسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو) سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا
اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ (میرے گمان میں تو اے موسیٰ تم پر جادو ہوا)
فرمایا لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ
لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ (تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے
مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو اور میرے یقین میں تو اے فرعون تو ہلاک ہونیوالا ہے)
مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و
علےٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت والاعظمت میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے
ملک السمٰوٰت والارض جل جلالہ خود متکفل جواب ہوا ہے اور محبوب اکرم مطلوب اعظم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے طرح طرح حضور کی تنزیہ
و تبریت ارشاد فرمائی جابجا رفع الزام اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی یہانتک کہ غنی مغنی عز
مجدہ نے ہر جواب خطاب سے حضور کو غنی کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے
خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیئے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبہ عظمیٰ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۱) کفار نے کہا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (اے وہ جن پر قرآن اترا بیشک تم
مجنون ہو) حق جل و علی نے فرمایا نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ ۝ (قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ (اور بیشک تیرے لیئے اجر بے پایاں ہے) کہ تو

پارہ ۲۹ سورۃ ن

دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے مجنون تو جلتی ہوا سے الجھا
کرتے ہیں تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلا میں تو بتا دے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ
بیشک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے) کہ ایک حلم و صبر کیا تیری جو خصلت
ہے اس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اخلاق عاقلان جہان مجتمع ہو کر اس کے ایک شمہ کو
نہیں پہنچتے پھر اس سے بڑھکر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے مگر یہ انکا اندھاپن
چند روز کا ہے فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ عنقریب تو بھی دیکھیگا
وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کسے جنون ہے) آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے
جو چاہیں کہہ لیں آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے اور دوست و دشمن سب پر کھلا
جاتا ہے کہ مجنون کون تھا (۲) وحی اترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے
ان محمدا ودعه ربه وقلاه بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے
چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا) حق جل وعلا نے فرمایا وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝
قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب
تیرے روے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے مَا وَدَّعَكَ
رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا) اور یہ اشقیا بھی دل
میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے اس مہر ہی کو دیکھکر جلے جاتے ہیں اور
حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں
مگر یہ خبر نہیں کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ بیشک آخرت تیرے لیے دنیا
سے بہتر ہے وہاں جو نعمتیں تجھے ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ
کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں جنکا اجمال یہ ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا) اسدن دوست دشمن سب پر کھلجائے گا
کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھپر
خدا کی عظیم جلیل کثیر جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں کیا تیرے پہلے احوال
انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر رہی ایسی نہیں کہ

کبھی بدلجائے اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی الیٰ اٰخر السورۃ (۳) کفار نے کہا لَسْتَ
مُرْسَلًا ؕ تم رسول نہیں حق جل وعلا نے فرمایا یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِیْنَ ۙ اے سردار مجھے قسم حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسل ہے (۴) کفار
نے حضور کو شاعری کا عیب لگایا حق جل وعلا نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا
یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ نہ ہمنے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ انکے لایق تھا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ
قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۙ وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن (۵) منافقین
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا
ایسا نہ کہو کہیں ان تک خبر پہنچے ۔ کہتے پہنچے گی تو کیا ہوگا ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں
گے قسمیں کھالیں گے انھیں یقین آجائیگا کہ هُوَ اُذُنٌ وہ تو کان ہیں جیسی ہم سے سنیں گے
مان لیں گے حق جل وعلا نے فرمایا اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ وہ تمہارے بھلے کے لیئے کان ہیں
کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے اور بکمال حلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں ورنہ کیا انھیں
تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ خدا پر ایمان لاتے
ہیں اور وہ تمہارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے پھر تمہاری جھوٹی قسموں کا انھیں
کیونکر یقین آئے ہاں وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں) کہ
انھیں انکے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے اس لیئے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
مہربانی ہیں انپر جو تم میں ایمان لائے) کہ انکے طفیل سے انھیں ہمیشگی کے گھر میں بڑے
بڑے رتبے ملتے ہیں اور اگرچہ یہ بھی انکی رحمت ہی کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہی
مگر اسکا نتیجہ اچھا نہ سمجھو کہ تمہاری گستاخیوں سے انھیں ایذا پہنچی ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۞ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں انکے لیئے دکھ
کی مار ہے) (۶) ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ
لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ حق جل وعلا نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ عزت تو ساری خدا ورسول ومومنین
ہی کے لیئے ہے پر منافقوں کو خبر نہیں (۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین

...لی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا حق جل جلالہٗ نے
...مایا اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ بیشک ہمنے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی کہ اولاد سے نام
...لے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت کروروں صاحب اولاد گزرے جن کا نام
...ک کوئی نہیں جانتا اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکناف عالم
اطراف جہاں میں بجیگا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک آفاق زمین
...ں پڑھا جائیگا پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط
...ہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان باپ اُن کے
...لیے کوئی نہیں بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمہاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو
...کچھ بھی نہ ہوتا اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی اسی لیے جب ابو البشر آدم تمہیں یاد
کرتے یوں[1] کہتے یا ابنی صورۃ و ابای معنی اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت
میں میرے باپ) پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اُسکا حال تو خدا ہی جانے جب اسکی یہ
عنایت بےغایت تم پر مبذول ہو تو تم اُن اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ اپنے رب کے شکرانہ میں اُس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز
ہے یعنی عمرو و ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی اُس کے دشمن ہوجائیں گے اور تمہارے
دین حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اُسکی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں
شمار کیے جائیں گے پھر آدمی بےنسل ہوتا تو یہی کہ نام نہ چلتا اس سے نام بد کا
باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے
ساتھ لیا جائیگا اور روز قیامت اِن گستاخیوں کی پوری سزا پائیگا والعیاذ باللہ تعالےٰ۔
(۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرماکر
وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی ابو لہب شقی نے کہا تبالك
سائر الیوم الهذا جمعتنا ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمہارے لیے ہمیشہ کو کیا ہمیں اسلیے
جمع کیا تھا، حق جل و علا نے فرمایا تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِيۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٭ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ

[1] ابن الحاج فی المدخل ... العلامۃ ...

ابولہب کے اور وہ خود ہلاک برباد ہوا مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ
اُس کے کچھ کام نہ آیا اُسکا مال اور جو کمایا سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ اب بیٹھا
جاتا ہے بھڑکتی آگ میں وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ اور اُسکی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر
لئے فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ؏ اسکے گلے میں مونجھ کی رسی۔ بالجملہ اس روش کی
آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف و بتول مریم اور ادھر
ام المومنین صدیقہ علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد
عدل ہیں حضرت والد قدس سرہ الماجد سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں فرماتے
ہیں۔ حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے
لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود انکی پاکدامنی
کی گواہی دی اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے
گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و
امتیاز انکا بڑھائیں انتہی محل غور ہے کہ اراکین دولت و مقربان حضرت سے باغیان
سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں اور بادشاہ انکے جوابوں کو انھیں پر چھوڑ دے
مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اُس کی جناب میں
کریں حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے بلکہ بنفس نفیس اُس کی طرف سے
تکفل جواب کرے کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی
میں جو اعزاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں اور جو خاص نظر اس کے حال پر
ہے اوروں کا حصہ اُس میں نہیں والحمد للہ رب العالمین آیت تاسعہ قال تعالیٰ
عظمتہ عسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؏ قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجیگا تعریف کیے
مقام میں۔ صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود
فقال ھو الشفاعۃ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا
مقام محمود کیا ہے ارشاد فرمایا شفاعت۔ اسی طرح احمد و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالے عنہ سے راوی سئل عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
یعنی قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ہ فقال ھی الشفاعۃ
اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور جن کی
بعض ان شاء اللہ تعالی بیکل دوم میں مذکور ہوں گی اُس دن آدم صفی اللہ سے عیسی
روح اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلوۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا لہا انا لہا میں ہوں شفاعت کے لیے میں ہوں
شفاعت کے لیے، انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہونگے اور وہ متکلم
سب سر بگریبان وہ ساجد و قائم سب محل خوف میں وہ آمن و ناعم سب اپنی
فکر میں انھیں فکر عوالم سب زیر حکومت وہ مالک حاکم بارگاہ الہی میں سجدہ کرینگے
ان کا رب انھیں فرمائیگا یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع
تشفع اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائیگی اور مانگو
تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہے، اس وقت اولین و آخرین
میں حضور کی حمد و ثنا کا غلغلہ پڑ جائیگا اور دوست دشمن موافق مخالف ہر شخص حضور
کی افضلیت کبری و سیادت عظمی پر ایمان لائیگا والحمد للہ رب العالمین ۵

مقام تو محمود و نامت محمد بدینسان مقامی و نامی کہ دارد

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ قال ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ عسی ان یبعثک
ربک مقاما محمودا ہ قال یقعدہ علی العرش یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل
بنایا اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے
زیادہ اُس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا اللہ
تعالے انھیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا) وعزا نحوہ فی المواھب للثعلبی امام

[illegible]

عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی ا
تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی یجلسہ اللہ تعالیٰ معہ علی العرش
اللہ تعالیٰ اُنھیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائیگا) یعنی معیتِ تشریف و تکریم کہ وہ جلو
مجلس سے پاک و متعالی ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفا
شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجاہد کا یہ قول نہ از روئے
نقل مدفوع نہ از جہت نظر[1] ممنوع اور نقاش نے امام ابو داؤد صاحب سنن رحمہ
تعالیٰ سے نقل کیا من انکر ھذا القول فھو متھم جو اس قول سے انکار کرے
وہ متہم ہے۔ اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیا
میں چند اشعار نظم کیے کما فی نسیم الریاض ابو الشیخ حضرت عبد اللہ بن عباس رض
تعالیٰ عنہما سے راوی ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیمۃ مجلس

[1] رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذلک وابلغ الجزاف منتہاہ کما قال الاول بلغ السیل رو
حتی قال لایمیل الیہ الا قلیل العقل عدیم الدین اہ واللہ تعالیٰ یسامح المسلمین احتج لزعمہ بما لاحجۃ لہ فیہ وق
علیہ العلماء کما یظہر بالرجوع الی المواہب وشرحہ وعظم ما تشبث بہ فی ذلک انہ تعالیٰ قال مقاما محمودا او
یقل مقعدا والمقام موضع القیام لا موضع القعود قال الزرقانی واجیب بانہ یصح علی ان المقام مصدر
لا اسم مکان اہ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا اقول وباللہ التوفیق علی ان الرف
بعد التواضع من تواضع للہ رفعہ اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی ربہ تبا
تعالیٰ علی قدم لخدمتہ فذلک لمکان مقام محمود ومقعد محمود وکلام اللہ سبحنہ وتعالیٰ بما یقتصر علی بعض الشیء کما
قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا وقد ثبت فی الاحادیث
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد بین یدی ربہ تبارک وتعالیٰ ایاما اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع راسہ انما سماہ
تعالیٰ مقاما محمودا لا مسجدا فان لم ینف بہ امر السجود فلم ذا ینفی امر القعود قال الواحدی واذا قیل السلطان بعث
فلانا فہم منہ انہ ارسلہ الی قوم لاصلاح مہماتہم ولا یفہم منہ انہ اجلسہ مع نفسہ قال الزرقانی وہذا مردود بان
عادۃ یجوز تخلفہا علی ان احوال الآخرۃ یبعثہم اللہ تعالیٰ فی جمعہم عندہ یحکم منہم لا للرسلہم الی قوم فجاز ان یکون ہذا
بالاجلاس لا بالارسال مع ان الارسال کما ینافی الجلوس فکذا القیام عندہ ولکن الہوس یاتی بالعجائب
ان البعث من عندہ ہو الذی ذکرہ الواحدی والبعث من محل المحصوص عندہ لا ینافی الجلوس عندہ کما لا
قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا یمیل الیہ الخ ہذا مجازفۃ فی الکلام لا تلیق بطالب فضلا عن عالم بعد ثبوت

کرسی الرب بین یدی الرب۔ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
روزِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے) معالم میں عبداللہ
بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے یقعدہ علی الکرسی اللہ تعالیٰ انھیں کرسی پر
بٹھائیگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔
آیت عاشرہ قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات و محاورات و نقل اقوال و ذکر احوال
پر نظر کیجیے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی شان سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام سے بلند و بالا نظر آتی ہے یہ وہ بحر زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار
علمائے دین مثل امام ابونعیم و ابن فورک و قاضی عیاض و جلال سیوطی و شہاب قسطلانی
وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اول آن کے
چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر
ہوئے ظاہر کریگا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بعض پر اقتصار کا باعث ہوا۔
(۱) خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والتبجیل سے نقل فرمایا ولا تخزنی یوم یبعثون ہ مجھے رسوا
نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خود ارشاد
ہوا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ ج جس دن خدا رسوا نہ کریگا۔ نبی
اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت
عظمیٰ سے مشرف ہوئے (۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی
انی ذاھب الی ربی سیھدین ہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے
دولت کی خبر دی سبحن الذی اسری بعبدہ (۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
از روئے ہدایت نقل فرمائی سیھدین ہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد
ہوا ویھدیک صراطا مستقیما ہ (۴) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آیا
فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے ھل اتک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرمایا انکے لشکری و سپاہی بنے وایدہ
بجنود لم تروھا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملئکۃ مسومین ہ

وَالْمَلٰئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَهِیْرٌ ہ (۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا انھوں نے خدا کی رضا چاہی وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ہ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بتایا خدا نے اُنکی رضا چاہی فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰهَا ص وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ہ (۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لیجانا بلفظ فرار نقل فرمایا فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ ہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (۷) کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ الی اخر الآیات حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السمٰوٰت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ہ (۸) داود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق (۹) نوح وہود علیہم الصلوٰۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ہ الٰہی میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ہ اللہ تیری مدد فرمائیگا زبردست مدد (۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمایا انھوں نے اپنی امتوں کی دعاے مغفرت کی رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ

[illegible]

۱؎ یہ لفظ دعاے خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کے ہیں اور دعاے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لفظوں سے ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ دعاے خلیل کا حاصل اس میں خود تھا لہذا اختصاراً اسے دونوں حضرات کیطرف منسوب کیا

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط (۱۱) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آیا اُنھوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ کہ جہان اولین و آخرین جمع ہونگے حضور کی حمد و ثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا (۱۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا اُنھوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ مگر حکم ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ عرض کی اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا اس بستی میں لوط جو ہے حکم ہوا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہیں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کریگا جبتک اے رحمت عالم تو ان میں تشریف فرما ہے (۱۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ الٰہی میری دعا قبول فرما حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا (۱۴) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ و فردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ (۱۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (۱۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۝ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوہ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لیئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ۝ حبیب

چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا ابن جریر- ابن ابی حاتم- ابن مردویہ- بزار- ابویعلی بیہقی
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی ثم انتھی الی
السدرۃ فغشیھا نور الخلاق عزوجل فکلمہ تعالی عند ذلک فقال سل
پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے خالق عزوجل کا نور
اوپر چھایا اُس وقت عزوجلالہ نے حضور سے کلام کیا اور فرمایا مانگو اھ ملخصاً
(۱۷) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برأت وقطع
تعلق نقل فرمایا جب انھوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انھوں نے نہ مانا
عرض کی رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِیْنَ۝ الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرمادے
ہم میں اور اس گنہگار قوم میں حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں
کفار تک کو داخل فرمایا مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ یہ شفاعت کبری ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو
شامل (۱۸) ہارون وکلیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کے لیے فرمایا انھوں نے فرعون کے
پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۝-
اسپر حکم ہوا لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ۝ ڈرو نہیں میں تمھارے ساتھ ہوں سنتا
اور دیکھتا حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خود مژدہ نگہبانی دیا وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ؕ (۱۹) مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں فرمایا اُن سے پرانی بات پر
یوں سوال ہوگا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ
اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ اے مریم کے بیٹے عیسے کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا
کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرا لو معالم میں ہے اس سوال پر خوف
الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اُٹھیگا اور
ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہیگا پھر جواب عرض کریں گے جسکی حق تعالے تصدیق فرماتا
ہے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے

جھوٹے بہانے بنا کر بچانیکی اجازت لے لی اسپر سوال تو حضور سے بھی ہوا مگر یہاں جو شان لطف محبت و کرم و عنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اللہ تجھے معاف فرمائے تو نے کیوں انھیں اجازت دیدی) سبحٰن اللہ سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین (۲۰) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا انھوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء و مرسلین کو حکم نصرت ہوا لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل و اعلیٰ انھیں ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وکرم والحمد للہ رب العالمین

ہیکل دوم میں آلی متلالی احادیث جلیلہ

تابش اول چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی

وحی اول۔ حاکم[1] بیہقی طبرانی آجری ابونعیم ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما اقترف آدم الخطیئۃ قال رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی قال وكيف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرايت على قوائم العرش مكتوبا لا الٰه الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الى اسمك الا احب الخلق

وحی اول

[1] وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیۃ والسبکی فی شفاء السقام اقول والذی تحرر عندی انہ لا ینزل عن درجۃ الحسن واللہ تعالیٰ اعلم

الیك قال صدقت یا ادم ولولا محمد ما خلقتك (وفی روایۃ عند الحاکم فقال اللہ تعالٰی صدقت یا ادم انہ لاحب الخلق الی اما اذ سالتنی بحقہ فقد غفرت لك لولا محمد ما غفرت لك وما خلقتك یعنی آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی اے رب میرے صدقہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما رب العالمین نے فرمایا تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اُسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اللہ تعالٰی نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اب کہ تو نے اُس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا نہ تجھے بناتا بیہقی و طبرانی کی روایت میں ہے آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی رأیت فی کل موضع من الجنۃ مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم خلقك علیك میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے) آجری کی روایت میں ہے فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرا عندك ممن جعلت اسمہ مع اسمك مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جسکا نام تو نے اپنے نام کیساتھ رکھا ہے

وحی دوم ۔ حاکم[۱] بافادہ تصحیح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی اوحی اللہ تعالٰی الی عیسٰی ان اٰمن بمحمد ومرمن ادرکہ من امتك ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء

---

[۱] واقرہ علیہ السبکی فی شفاء السقام والسراج البلقینی فی فتاوٰیہ کذا جزم بصحتہ العلامۃ ابن حجر فی افضل القرٰی اقول قد صرح المحقق ابن الھمام فی باب الاحرام من فتح القدیر ان الاقدام علی التحسین فرع معرفتہ حالا وعینا قلت فکیف بالتصحیح وانت تعلم ان من یعلم حجۃ علی من لا یعلم ۱۲

فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ ایمان لا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اسکا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اُس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ بناتا جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اُسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا ٹھہر گیا

وحی سوم - ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا حضور کو کیا فضل دیا فوراً جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء وانکنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطأت فی السماء موطئا لم یطاہ احد قبلک ولا یطاء احد بعدک وانکنت اصطفیت ادم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظل عرشی فی القیمۃ علیک ممدود تاج الحمد علی رأسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیا کیا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا

قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جبتک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دُنیا و اہل دُنیا کو اِس لیے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے انہیں ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے میں دُنیا کو نہ بناتا۔

وحی چہارم۔ دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا) یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا جنّت و نار کس کے لیے ہوتیں اور خود جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل ⁂ منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

وحی پنجم ابونعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ نبی بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یا رب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السمٰوٰت والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلھا ھو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون (وذکر صفتھم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیھا منھا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت واستأخر ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الخلد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دیدے کہ جو احمد کو نہ مانیگا اسے دوزخ میں ڈالونگا۔ عرض کی اے میرے رب احمد کون ہے فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی

حدیث (۴)

حدیث (۵)

نہ بنائی میں نے آسمان زمین کی پیدائش سے پہلے اُسکا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جبتک وہ اور اسکی امت داخل نہو لے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا عرض کی الٰہی اس کی امت کون ہے فرمایا وہ بڑی حمد کرنیوالی اور اُنکی اوصفات جلیلہ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمائیں عرض کی الٰہی مجھے اُس امت کا نبی کر فرمایا انکا نبی انھیں میں سے ہوگا عرض کی الٰہی مجھے اُس نبی کی اُمت میں کر فرمایا تو زمانہ میں مقدم اور وہ متاخر ہے۔ مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔

وحی ششم۔ ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی وقال لی یا محمد ھل غمک ان جعلتک اٰخر النبیین قلت لا (یارب[۵۱]) قال فھل غم امتک ان جعلتھم اٰخر الامم قلت لا (یارب) قال اخبر امتک انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم شب اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اُس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ بُرا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیا سے متاخر کیا عرض کی نہیں اے رب میرے فرمایا کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انھیں سب اُمتوں سے پیچھے کیا میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے فرمایا اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب اُمتوں سے اس لیے پیچھے کیا کہ اور اُمتوں کو اُن کے سامنے رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں

وحی ہفتم۔ ابونعیم انس بن مالک و بیہقی حضرت ابوہریرہ[۵۲] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما فرغت مما امرنی اللہ بہ من امر السمٰوٰت قلت یارب انہ لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمتہ

۵۱۔ اللفظ لابن عساکر ولیست عندہ لفظۃ یارب فی الموضعین انما زدتہ من عند الخطیب استکمالا ۱۲ منہ

۵۲۔ واضح ہو کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

جعلت ابراھیم خلیلا وموسی کلیما وسخرت لداد الجبال ولسلیمن الریح
والشیاطین واحییت لعیسی الموتی فما جعلت لی قال اولیس اعطیتک
حدیث ۸ افضل من ذلک کلہ لا اذکر الا ذکرت معی لحدیث جب میں حسب
ارشاد الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالےٰ سے عرض کی اے رب میرے
مجھ سے پہلے جتنے انبیا تھے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم کو خلیل کیا موسیٰ کو
کلیم داؤد کے لیئے پہاڑ مسخر کیئے سلیمان کے لیئے ہوا اور شیاطین. عیسیٰ کے لیئے
مردے جلائے میرے لیئے کیا کیا۔ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے
بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے اور اس کے
سوا اور فضائل ذکر فرمائے یہ لفظ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں اور حدیث
ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یوں ہے رب جل جلالہٗ نے فرمایا ما اعطیتک
خیر من ذلک اعطیتک الکوثر وجعلت اسمک مع اسمی ینادی بہ
فی جوف السماء (الی ان قال) وخبأت شفاعتک ولم اخبأھا لنبی غیرک
یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے
تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے اور میں نے
تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔
حدیث ۹ وحی ہشتم امام اجل حکیم ترمذی وبیہقی وابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا
وموسی نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال وعزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علی
خلیلی ونجی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور موسیٰ کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر فرمایا
مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوں گا۔
حدیث ۱۰ وحی نہم۔ ابن عساکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال لی ربی عزوجل نحلت ابراھیم خلتی
وکلمت موسی تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا مجھ سے میرے رب عزوجل نے

فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسیٰ سے کلام کیا اور تجھے اے محمد اپنا مواجہہ عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

حدیث ۱۱ وحی ہم بیہقی وہب بن منبہ سے راوی ان اللہ تعالیٰ اوحی فی الزبور یاداؤد انہ سیاتی بعدک من اسمہ احمد ومحمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ابداً ولا یعصینی ابداً (الی قولہ) امتہ امۃ مرحومۃ اعطیتہم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیہم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیٰمۃ ونورہم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یاداود انی فضلت محمدا وامتہ علی الامم کلہم الی آخرہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئیگا جسکا نام احمد ومحمد ہے میں کبھی اُس سے ناراض ہونگا نہ وہ کبھی میری نافرمانی کریگا اسکی امت امت مرحومہ ہے میں نے انھیں وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبروں کو دے اور اُنپر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیا ورسل پر فرض تھے یہانتک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہونگے کہ انکا نور مثل نور انبیا کے ہوگا اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اسکی اُمت کو تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۱۲ وحی یازدہم۔ ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار سے راوی اُنکے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا گویا لوگ حساب کے لئے جمع کیے گئے اور حضرات انبیا بلائے گئے ہر نبی کے ساتھ اُسکی اُمت آئی ہر نبی کے لیے دو نور ہیں اور اُنکے ہر پیرو کے لیے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے اُن کے سرانور[1] وروئے منور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بقعے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے اور اُنکے ہر پیرو کے لیے انبیا کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے کعب نے خواب سنکر فرمایا باللہ الذی لا الٰہ الا ھو لقد رأیت ھذا فی

فائدہ: حدیث اُمت کو نبیوں کی مثل فرمانا

[1] یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا ورنہ حضور کے سرانور سے پائے منور تک نورہی نور ہوگا جیساکہ تابش جلوہ ۲ ارشادہ ۳ میں مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

منامك تجھے قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تونے یہ واقعہ خواب میں دیکھا کہا ہاں کہا والذی نفسی بیدہ انہا لصفۃ محمد وامتہ وصفۃ الانبیاء واممہا فی کتاب اللہ تعالیٰ فکانما قرأتہ فی التوراۃ قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت لکھی ہے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت اور انبیائے سابقین اور اُنکی امتوں کی گویا تونے توریت میں پڑھکر بیان کیا **وحی دوازدہم** امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالہ میلاد وامام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہوا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی الٰہی تونے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی حکم ہوا اے آدم اپنا سر اٹھا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اُٹھایا سراپردۂ عرش میں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے فرمایا ھذا نور نبی من ذریتك اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اوس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد اگر وہ نہوتا میں تجھے نہ بناتا نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا **وحی سیزدہم** وفیہ اعنی فی المواھب مروی ہوا جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے باہر آئے ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا عرض کی الٰہی یہ محمد کون ہے فرمایا ھذا ولدك الذی لولاہ ما خلقتك یہ تیرا بیٹا ہے یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا عرض کی الٰہی اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما ارشاد ہوا اے آدم اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔

وحی چہاردہم ۔ امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

لہ اقول باللہ التوفیق جنت سے باہر آنا اور خوف الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دل مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا پھر اپنی لغزش کی یاد اور اسپر ندامت ورا اللہ جل جلالہ سے حیا وخجلت آدم علیہ الصلاۃ والسلام پر اسوقت کی حالت احاطہ تقریر وتحریر میں نہیں آسکتی ایسے حال میں اگر آدمی گلی جانی پہچانی بات سے ذہول کرے تو اصلا جائے تعجب نہیں فافہم واللہ تعالےٰ اعلم ۱۲

ناقل ان اللہ تعالیٰ قال لنبیہ من اجلك اسطح البطحاء وامو ج الموج و
ارفع السماء واجعل الثواب والعقاب یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے فرمایا میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین اور موجزن کرتا ہوں دریا اور بلند کرتا
ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا ذکرہ الزرقانی فی الشرح ان سب آیات
کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو ٭ جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

وحی پانزدہم فی فتاویٰ الامام سراج الدین البلقینی اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا قد مننت علیك بسبعة اشیاء اولها انی لم اخلق
فی السمٰوٰت والارض اکرم علی منك میں نے تجھ پر سات احسان کیے ان میں پہلا
یہ ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم۔ امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری اور
مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں حق عز جلالہ نے اپنے
حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلها
وعلی الامم حتی تدخلها امتك جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم نہ داخل ہو
اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک حضور داخل نہ ہوں

وحی ہفدہم علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر بخیر البشر پھر قسطلانی و شامی و حلبی و لجی وغیرہم
علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل رب العزۃ تبارک و تعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
میں فرماتا ہے عبدی الذی سرت بہ نفسی انزل علیہ وحیی فیظهر فی الامم
عدلی و یوصیهم الوصایا ولا یضحك ولا یسمع صوته فی الاسواق یفتح العیون
العور والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیہ لا اعطی احدا مشفح یحمد اللہ
حمدا جدیدا میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں
میں میرا عدل ظاہر کریگا اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائیگا بیجا نہ ہنسے گا اور بازاروں

میں اُس کی آواز نہ سُنی جائیگی اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدیگا اور غافل دلوں کو زندہ کریگا میں جو اُسے عطا کرونگا وہ کسی کو نہ دونگا مشفح اللہ کی نبی حمد کریگا) مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہموزن وہمعنی ہے یعنی بکثرت بار بار سراہا گیا۔

وحی ہیجدہم ۔ علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یاموسی احمد نی اذمننت علیك معکلامی ایاك بالایمان باحمد ولو لم تقبل الایمان باحمد ماجاورتنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یاموسی من لم یؤمن باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدقہ ولم یشتق الیہ کانت حسناتہ مردودۃ علیہ ومنعتہ حفظ الحکمۃ ولا ادخل فی قلبہ نور الہدی وامحو اسمہ من النبوۃ یاموسیٰ من امن باحمد وصدقہ اولئك ھم الفائزون من کفر باحمد وکذبہ من جمیع خلقی اولئك ھم الخاسرون اولئك ھم النادمون اولئك ھم الغافلون

اے موسیٰ میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا نہ میری جنت میں چین کرتا اے موسیٰ تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اُسکی تصدیق نہ کرے اور اُسکا مشتاق نہو اُس کی نیکیاں مردود ہوں گی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دونگا اور اُس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالونگا اور اسکا نام دفتر انبیا سے مٹا دونگا اے موسیٰ جو احمد پر ایمان لائے اور اسکی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچے اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اسکی تکذیب کی وہی ہیں یا ٹکار وہی ہیں پشیمان وہی ہیں بیخبر الحمدللہ یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد پیمان کو جو آیہ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں مذکور ہوا **تذییل** بعض روایات میں ہے حق عزجلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے یا محمد انت نوری نورسری وسرسری وکنوز ھدایتی وخزائن معرفتی جعلت فداك ملکی من العرش الی ما تحت الارضین کلھم یطلبون رضائی وانا

آیاتِ توریت در ایمان باحمد

مطلب اضاک یا محمد اے محمد تو میرے نور کا نور ہے اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان اور میری معرفت کے خزانے میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قربان کردیا عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد اللھم رب محمد صل علی محمد واٰل محمد اسالک برضاک عن محمد ورضا محمد عنک ان ترضی عنا محمد او ترضی عنا محمد امین الٰہ محمد صل علی محمد واٰل محمد وبارک وسلم

تابش دوم ارشاد احضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابش تین جلووں کی شعشہ افگن

جلوۂ اول نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشاد اول احمد بخاری مسلم ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید الناس یوم القیمۃ وھل تدرون مما ذلک یجمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد الحدیث بطولہ میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان میں جمع کریگا، پھر حدیث طویل شفاعت ارشاد فرمائی صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور کے لئے ثرید و گوشت حاضر آیا حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا انا سید الناس یوم القیمۃ میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا انا سید الناس یوم القیمۃ میں قیامت کے دن سردار جہانیان ہوں جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ[۱]

---

[۱] صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی معہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے چون وچرا کی کیا مجال لہذا کوئی نہ پوچھی مگر نہ جانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا ۱۲

وجہ نہیں پوچھتے فرمایا الا تقولون کیفہ پوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے صحابہ نے
عرض کی کیف ھو یا رسول اللّٰہ ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے فرمایا
یقوم الناس لرب العالمین لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے پھر حدیث
حدیث ۱۴ شفاعت ذکر فرمائی ارشاد دوم مسلم ابوداؤد انھیں سے راوی حضور سید المرسلین
صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد ادم یوم القیمۃ واول من
ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار
ہوں اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت
حدیث ۱۵ قبول ہو ارشاد سوم احمد ترمذی ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد ادم یوم القیمۃ
ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا
تحت لوائی الحدیث میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور یہ کچھ فخر سے
حدیث ۱۶ نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اس دن آدم اور
انکے سوا جتنے ہیں سب میرے زیر لوا ہوں گے ارشاد چہارم دارمی بیہقی ابونعیم
انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں
انا سید الناس یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر۔
میں قیامت میں سردار مردمان ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگا اور
حدیث ۱۷ کچھ افتخار نہیں ارشاد پنجم۔ حاکم وبیہقی کتاب الرویۃ میں عبادہ بن صامت انصاری
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
انا سید الناس یوم القیمۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیمۃ
ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی اتی
باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد فاذا
رأیت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ میں روز قیامت سب لوگوں کا
سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا

انتظار کرتا ہوگا۔ اور میرے ہی ساتھ لوا الحمد ہوگا میں جاؤنگا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے یہانتک کہ درجنت پر تشریف لیجاکر کھلواؤنگا پوچھا جائیگا کون ہے میں کہونگا محمد کہا جائیگا مرحبا محمد کو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جب میں اپنے رب کو دیکھونگا اُسکے حضور سجدے میں گر پڑوں گا۔ اُس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔ **ارشاد ششم** ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ارسلت الی الجن والانس والی کل احمر واسود واحلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا ونصرت بالرعب امامی شھرا واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز العرش وخصصت بھا دون الانبیاء واعطیت المثانی مکان التورٰیۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور وفضلت بالمفصل وانا سید ولد آدم فی الدنیا والاخرۃ ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر وبیدی لواء الحمد یوم القیمۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر والی مفاتیح الجنۃ یوم القیمۃ ولا فخر وبی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سابق الخلق الی الجنۃ ولا فخر وانا امامھم وامتی بالاثر۔ میں جن و انس اور ہر سرخ سیاہ کیطرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیا سے الگ میرے ہی لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنیوالی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے سورہ بقر کی پچھلی آیتیں کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیا سے جدا اور مجھے توریت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جنمیں سَو سے کم آیتیں ہیں اور انجیل کی جگہ سَو سَو آیت والیاں اور زبور کے عوض حٰمٓ کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور میں دنیا و آخرت میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں اور سب سے پہلے میں اور میری اُمت قبور سے نکلے گی۔ اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لوا الحمد ہوگا اور تمام انبیا اُسکے نیچے۔ اور کچھ فخر نہیں اور مجھی سے شفاعت کی

پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں اور میں تمام مخلوق سے پہلے جنت میں تشریف لیجاؤں گا ا
کچھ فخر نہیں میں ان سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللھم اجعل
منہم فیہم ومعہم بجاھہ عندک آمین **فقیر** کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس
نفیس حدیث کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقا کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم **ارشاد ہفتم**۔ احمد بزار ابویعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب حدیث (۱۵)
افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت
میں راوی لوگ آدم ونوح وخلیل وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے
حضرت مسیح کے پاس حاضر ہونگے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ لیس ذاکم
عندی ولکن انطلقوا الی سید ولد آدم تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم
اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے لوگ خدمت اقدس میں حاضر
ہونگے حضور والا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے
بھیجیں گے رب تبارک وتعالیٰ اذن دیگا حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے
رب عزمجدہٗ فرمائیگا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی اور شفاعت کرو کہ قبول
ہوگی حضور اقدس سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے فوراً پھر سجدے
میں گریں گے ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے رب جل جلالہ پھر وہی کلمات لطف
فرمائیگا حضور سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے جبریل امین حضور
کے بازو تھام کر روک لیں گے اسوقت حضور اپنے رب کریم سبحنہ سے عرض کرینگے
اے رب جعلتنی سید ولد آدم ولا فخر اے رب میرے تو نے مجھے سردار
بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں الیٰ اخر الحدیث **ارشاد ہشتم**۔ حاکم وبیہقی[1] فضائل الصحابہ حدیث ۱۶
میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید العلمین میں تمام عالم کا سردار ہوں۔

---

[1] صححہ الحاکم قال ابن حجر المکی فی افضل القرٰی واقرہ علیہ وفی الحدیث قصۃ قلت
واما انا فانما اوردتہ فی المتابعات ۱۲ منہ

ارشاد نہم۔ دارمی ترمذی ابونعیم بسند حسن[1] عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی در اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے انھیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا دوسرا بولا حضرت موسیٰ سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پُرنور صلوات اللہ سلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سُنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرك حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فید خلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر۔ سن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور اُن کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے میں دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھولکر مجھے اندر لے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہونگے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلوں پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں۔ اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔ ارشاد دہم۔ دارمی اور ترمذی[2] بافادہ تحسین اور ابو یعلی و بیہقی و ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا

---

[1] تحسینہ ھو الذی حققہ السراج البلقینی فی فتاویہ کما اثر عنہ فی افضل القری وان خالف فیہ ابو عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] ھو عند الترمذی مختصر ۱۲ منہ

قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا نصتوا وانا مستشفعہم اذا
حبسوا وانا مبشرہم اذا ایئسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی و
لواء الحمد یومئذ بیدی انا اکرم ولد اٰدم علی ربی یطوف علی الف
خادم کانہم بیض مکنون ولؤلؤ منثور۔ میں سب سے پہلے باہر تشریف
لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ کے
حضور چلیں گے اور میں انکا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے اور میں انکا
شفیع ہونگا جب عرصہ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انھیں بشارت دونگا جب وہ
نا امید ہو جائیں گے۔ عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی
اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک
اعزاز رکھتا ہوں میرے گرد و پیش ہزار[۵] خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت
سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے **ارشاد یازدہم**۔ بخاری تاریخ میں اور دارمی
بسند ثقات اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی و ابونعیم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے
راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں انا قائد المرسلین ولا
فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر میں پیشوائے مرسلین ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں
خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔ **ارشاد دوازدہم** ترمذی بافادہ تحسین حضرت
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالٰی خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم

---

[۵] اقول ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور کے گرد و پیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسرے کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں فلا حاجۃ الی ما قال الزرقانی ان ہذہ الالف من جملۃ ما اعد لہ فقد روی ابن ابی الدنیا عن انس فما ان اسفل اہل الجنۃ اجمعین درجۃ من یقوم لہ عشرۃ الاف خادم وعندہ ایضا عن ابی ہریرۃ ایضا قال ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ ولیس فیہم دنی من یغدو و یروح علیہ خمسۃ عشر الف خادم ما منہم خادم الا معہ طرفۃ لیست مع صاحبہ فان ہذا فی الجنۃ والذی لہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیہا لا یعلم الا ربہ تبارک وتعالٰی واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ

فرقتین فجعلنی فی خیرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیوتا فانا خیرهم نفسا وخیرهم بیتا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا پھر اُنکے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا پھر اُنکے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر اُنکے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل۔

ارشاد سیزدہم۔ طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بہ سند خود شفا شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللّٰه تعالیٰ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرهم قسما فذلك قوله تعالیٰ اصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی خیرها ثلثا وذلك قوله تعالیٰ اصحب المیمنة واصحب المشئمة والسابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرها قبیلة وذلك قوله تعالیٰ وجعلنکم شعوبا وقبائل فانا اتقی ولد ادم واکرمهم علی اللّٰه ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرها بیتا وذلك قوله تعالیٰ انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔ اللہ تعالیٰ نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا اور یہ وہ بات ہے جو خدا نے فرمائی دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں پھر ان دو قسموں کے تین حصے کیے تو مجھے بہتر حصے میں رکھا اور یہ خدا کا وہ ارشاد ہے کہ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے اور سابقین تو میں سابقین میں ہوں اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں پھر اُن حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا اور یہ خدا کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے (یعنی اُنے

قولہ تعالےٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ (بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے) تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا اور کچھ فخر نہیں پھر ان قبیلوں کے خاندان کیئے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا اور یہ اللہ تعالےٰ کا وہ کلام ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے **ارشاد چاردہم** ابن عساکر و بزار بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیار ولد آدم خمسۃ نوح و ابراھیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد وخیرھم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین اولاد آدم پانچ ہیں۔ نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **تنبیہ** ان کے سوا اور **نصوص و اضحہ** انشاء اللہ تعالیٰ جلوہ سوم و تابش چہارم میں آئیں گے وباللہ التوفیق۔

فی کل شیٔ

جلوۂ دوم جلائل متعلقہ باٰخرت

تابش اول جلوۂ اول میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی مثبت گزریں اُن سے غفلت نہ چاہیئے واللہ الہادی **ارشاد پانزدہم** صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن الاٰخرون السابقون یوم القیمۃ زاد مسلم ونحن اول من یدخل الجنۃ ہم زمانے میں پچھلے اور قیامت کے دن (ہر فضل میں) اگلے ہیں اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔

ارشاد شانزدہم۔ اُسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں ھم تبع لنا یوم القیمۃ

نحن الآخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق
یعنی قیامت میں ہمارے توابع ہونگے ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں
پیشی رکھیں گے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

حدیث ۲۸

ارشاد ہفدہم۔ دارمی عمرو بن قیس ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسیٰ صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ الحدیث

حدیث ۲۹

یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لیے کمال اختصار کیا ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی اور میں اللہ کا حبیب اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختصر لی اختصارا علما فرماتے ہیں یعنی مجھے بلیغ اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے اقول وباللہ التوفیق یا یہ کہ میرے لیے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں گناہ کم ہوں نعمت باقی تک جلد پہنچیں یا یہ کہ میری امت کے لیے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمدیہ میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کیے آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یا یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردیگا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوند گئی کما فی الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھنے کما فی حدیث

احمد و ابی یعلی و ابن جریر و ابن حبان و ابن عدی و البغوی و البیهقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۱ یہ کہ علوم و معارف جو ہزارہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ خدمتگاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمائے ۵۲ یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا ۵۳ یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گذشتہ و آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور ۵۴ یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں اُسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں کا نما انظر الی کفی ہذہ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی وغیرہ ۵۵ یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذلک فضلی اوتیہ من اشاء ۵۶ یا اگلی اُمتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اُٹھا لیے پچاس[لہ] نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع وعلیٰ ہذا القیاس والحمد للہ رب العالمین یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد ہجدہم ۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابوداؤد و طیالسی و ابویعلی عبداللہ بن عباس

[لہ] ھذا ید و علی الالسن و وقع فی التفاسیر فمنہم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی و منہم من یعینہ الیھود کآخرین لکن ردہ علیہم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلوۃ قط بل ولا خمس صلوات لم تجتمع الخمس الا لھذہ الامۃ وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ وقام شیخ الاسلام بنصرتھم بما رد علیہ الشمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید بن ابی مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام انہ تعالیٰ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بھما واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ ۵۲ ھو عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ لم یکن نبی الا له دعوة قد تنجزها فی الدنیا وانی قد اختبات دعوتی شفاعة لامتی وانا سید ولد ادم یوم القیمة ولا فخر وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر ادم فمن دونه تحت لوائی ولا فخر ثم ساق حدیث الشفاعة الی ان قال فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقه نادی مناد این احمد وامته فنحن الاخرون الاولون نحن آخر الامم واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرا محجلین من اثر الطهور فیقول الامم کادت هذه الامة ان تکون انبیاء کلها الحدیث یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دُعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دُعا روز قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری اُمت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اُٹھونگا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور انکے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہونگے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہیگا ایک منادی پکاریگا کہاں ہیں احمد اور اُن کی اُمت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام اُمتیں ہمارے لیے راستہ دینگی ہم چلیں گے اثر وضو سے رخشندہ رُخ و تابندہ اعضا سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے ؎

جمال ہر تو ش در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ارشاد نوزدہم۔ مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اُٹھائے جائیں گے یعنی روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین

حدیث ۲۲

حضور کے پیچھے **ارشاد بستم**۔ ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسل
تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال م
وانت ترکب العضباء یا رسول اللہ قال ترکبھا ابنتی وانا علی البراق اختص
بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ ینا
علی ظھرھا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء وامھا اشھد ان لا الٰہ الا
واشھد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشھد علی ذلک یعنی حضور سید ال
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیئے ناقہ ثمود اٹھا
جائیگا۔ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے **فقیر** کہتا ہے غفرا
تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فور
ان کی نظر اپنے محبوب کیطرف جاتی ہے کہ اسکے مقابل اس کے لیئے کیا ہے۔
اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور یا رسول اللہ حضور اپنے
ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہو نگے فرمایا نہ۔ اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں
براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیا سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا اور ایک
جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا کہ عرصات محشر میں اس کی پشت پر اذان دیگا جب انبیا
اور ان کی امتیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ سنیں گ
سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں، سبحٰن اللہ جب تمام مخلوق الین و
آخرین یکجا ہونگے اسوقت بھی ہمارے آقا کے نام پاک کی دوہائی پھرے گی الحمد للہ
اسدن کھلجائیگا کہ ہمارے حضور نبی الانبیا ہیں الحمد للہ اسدن موافق مخالف پر روشن ہوگا
کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اسکی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۲۳

ارشاد بست ویکم۔ ترمذی بافادہ تحسین وتصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من تنشق عنہ الارض
فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق

یقوم ذلک المقام غیری میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ میں عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہو گا۔ **ارشاد بست و دوم** احمد دارمی ابو نعیم واللفظ لہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من یکسی ابراھیم ثم نقعد مستقبل العرش ثم اوتی بکسوتی فالبسہا فاقوم عن یمینہ مقاما لا یقوم احد غیری یغبطنی فیہ الاولون والاخرون سب سے پہلے ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے پھر میری پوشاک حاضر کیجائیگی میں پہنکر عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہو گا اگلے پچھلے مجھ پر رشک لیجائیں گے۔ **ارشاد بست و سوم** بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکسی حلۃ من الجنۃ لا یقوم لہا البشر مجھے وہ جنتی لباس پہنایا جائیگا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے۔ **ارشاد بست و چہارم** طبری تفسیر میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفا واللفظ لہ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا راوی یرقی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ علی کوم فوق الناس۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی اُمت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے۔ **ارشاد بست و پنجم** ابن جریر وابن مردویہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین

ملہ تنبیہ اصل الحدیث عند مسلم فی باب اثبات الشفاعۃ من کتاب الایمان موقوفا علی جابر لکنہ وقع فیہ من النا سخین خبط وغلط فی جمیع الاصول حتی خرج اللفظ عن حد المعقول لفظہ ھکذا قال نجئ نحن یوم القیمۃ عن کذا کذا انظر ای ذلک فوق الناس الحدیث وانما صوابہ کما افادہ الامام القاضی عیاض وسبعۃ جماعۃ من العلماء واقرہ النووی فی المنہاج نجئ یوم القیمۃ علی کوم الراوی ظلم علیہ ھذا الحرف فعبر عنہ بکذا وکذا وفسرہ بقولہ ای فوق الناس وکتب علیہ انظر تنبیہا لجمیع النقلۃ الکل ونسقوہ علی انہ من متن الحدیث ثم استوضح ذلک القاضی بحدیث ابن عمر وحدیث کعب المذکورین قلت والعجب انہ ذھل عن حدیث جابر نفسہ وقد کان ایضا عند الطبری کما رأیت ۱۲ منہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا وامتی یوم القیمۃ علی کوم مشرفین
ما من الناس احد الا ود انہ منا الحدیث میں اور میری امت روز قیامت
بلندیوں پر ہونگے سب سے اونچے کوئی ایسا ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا
ارشاد بست و ششم۔ صحیح مسلم شریف میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے مجھے تین سوال
دیئے میں نے دو بار عرض کی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی الٰہی میری
امت بخشدے الٰہی میری امت بخشدے واخرت الثالث یوم یرغب الی فیہ
الخلق حتی ابراھیم اور تیسرا اسدن کے لیئے اٹھا رکھا جسمیں تمام خلق میری طرف
نیازمند ہوگی یہانتک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (فائدہ) حدیث ان لکل
نبی دعوۃ الحدیث کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امام حکیم
ترمذی نے بھی روایت کی اور اس کے آخر میں یہ زیادت فرمائی وان ابراھیم لیرغب
فی دعائی ذلک الیوم یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے خواہشمند ہوں گے۔

احادیث الشفاعۃ۔ شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان
کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک قامت شایان امامت سزاوار زعامت کے سوا
کسی قد و بالا پر راست نہ آئی نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہت عظمیٰ و
محبوبیت کبریٰ واذن سفارش و اختیار گزارش کی دولت پائی تو وہ سب حدیثیں تفضیل
جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں
جس میں تصریح ہے کہ سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عجز اور حضور کی قدرت بیان فرمائی[۱]۔
ارشاد بست و ہفتم۔ حدیث موقف مفصل مطول احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے

[۱] شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث اولین شفاعت فرماتے ہیں صواب
آنست کہ ہمہ انبیا و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین در آمدن درین مقام و اقدام برایں کار عاجز و قاصر اند بجز سید المرسلین
و امام النبیین کہ بنہایت قرب و عزت و مکانت مخصوص است و محمود و محبوب حضرت اوست ۱۲ منہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بخاری ومسلم وابن ماجہ نے انس اور ترمذی وابن خزیمہ نے
ابوسعید خدری اور احمد وبزار وابن حبان وابویعلی نے صدیق اکبر اور احمد وابویعلی نے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً الی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عبداللہ بن مبارک
وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً
روایت کی ان سب[1] کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے لہذا میں انکے متفرق
لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کرکے اس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں وباللہ التوفیق

ارشاد ہوتا ہے روز قیامت[2] ا اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع وہموار
میں جمع کریگا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں وہ دن
طویل ہوگا و اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں
سے نزدیک کریں گے یہانتک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہجائیگا پسینے آنا شروع
ہونگے قد آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہوجائیگا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہانتک
کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے غٹ غٹ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔
ا قرب آفتاب سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچیگا کہ طاقت طاق ہوگی تاب تحمل باقی نہ رہیگی
ج یہ رہکر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی ا آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت
میں ہو کس حال کو پہنچے کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے۔
ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے ا پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہمارے باپ ہیں انکے پاس چلا چاہیے پس آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جائیں گے
د اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کیطرح ہوا جاتا ہے ا عرض کریں گے و

[1] ہر چند چھ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں کہ حدیث ابوہریرہ اسی کا تتمہ ہے جو ارشاد اول میں گزری اور حدیث ابوسعید اگرچہ ترمذی نے فضائل میں اسیقدر مختصر روایت کی جتنی ارشاد سوم میں گزری مگر تفسیر میں بعینہ سند مطولاً لائے جسکی وجہ سے یہ حدیث اسکا تتمہ ہے اور حدیث صدیق اکبر بعینہ حدیث ارشاد ہفتم ہے اور حدیث ابن عباس حدیث ارشاد ہجدہم لہذا ان چار کا مکرر شمار نہوا اور صرف حدیث انس و حدیث سلمان تعداد میں آئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ [2] یہ حروف بحساب ابجد الفاظ ہیں واو تک انھیں چھ حدیثوں کیطرف اشارہ ہیں کہ پہلے حدیث اول کو کہ میرے مطلب میں باقی مفصل ہے اصل کیا اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں یا شاہد ہو حروف انھیں متمیز کر دیا ۱۲

اے باپ ہمارے! اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپکو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپکو رکھا اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے اور آپ کو اپنا صفی کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے لست ھناکم انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے اپنے پدر ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں لوگ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے نوح اے نبی اللہ آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپکا نام رکھا اور آپکو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں لست ھناکم لیس ذاکم عندی انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اسکے بعد کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے

تم کسی اور کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے ب خلیل الرحمن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے انھیں اپنا دوست کیا ہے الو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کریں گے والے خلیل الرحمن اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ کردے آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی لا یھمنی الیوم الا نفسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنیکا نہیں آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا نہ اسکے بعد ہو مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم موسیٰ کے پاس جاؤ ب وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا رازدار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دیکر برگزیدہ کیا لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے آپ دیکھتے نہیں ہم کس صدمہ میں ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہوگا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ وہ عرض

کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے اتم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اسکی روح دکھ نادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے جلاتے تھے لوگ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کیطرف القا فرمایا اور اس کی طرف کی روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا اپنی رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے آپ دیکھتے نہیں ہم کس اندوہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست هناکم دلیس ذاکم عندی لا انہ لایھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی ایسا کیا نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہی مجھے اپنی جان کا سوچ ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ و عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے ایتو عبدا فتح اللہ علی یدایہ ویجئی فی ھذا الیوم امنا د انطلقوا الی سید ولد ادم فانہ اول من تنشق عنہ الارض یوم القیٰمۃ ب ایتوا محمد لا ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم تم اس بندے کے پاس جاؤ جسکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بےخوف و مطمئن ہے اسکی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانیوالا ہے تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اس کے اندر کی خبر بے مہر اٹھائے ملسکتی ہے لوگ عرض کریں گے نہ فرمائیں گے ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وقد حضر الیوم اذھبوا الی محمد د فیشفع لکم الی ربکم یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں د تو جبتک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کر سکتا اور وہ آج یہاں تشریف فرما ہیں

تم انھیں کے پاس جاؤ چاہیئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت
کریں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے
ہاتھ پاؤں چھوڑے چار طرف سے اُمیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ ختم
دورہ رسالت فاتح باب شفاعت محبوب[۱] باوجاہت مطلوب بلند عزت ملجا عاجزان
ماوائے بیکسان مولائے دوجہان حضور پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات
اللہ وازکی تحیات اللہ وانمی برکات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وعیالہ میں حاضر آئے اور بہزاران ہزار
نالہائے زار و دل بیقرار و چشم اشکبار یوں عرض کرتے ہیں یا محمد ویا نبی اللہ انت الذی
فتح اللہ بک وجئت فی ھذا الیوم آمنا انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء
اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا الا تری الی ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا
اے محمد اے اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ
آمن و مطمئن تشریف لائے حضور اللہ کے رسول اور انبیا کے خاتم ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری
شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں حضور ملاحظہ تو
فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں تب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے انا
لہا انا صاحبکم میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف
میں ڈھونڈھ پھرے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم اسکے بعد حضور
نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو نگاہ
ایمان دیکھے اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں

---

[۱] یہ لفظ اس سفیہ کے رد میں ہیں جو شفاعت بالوجاہت وشفاعت بالمحبۃ کو نہیں مانتا حالانکہ حقیقۃً اسباب شفاعت
یہی ہیں اور اپنے جو معنے اسے تراشے وہ اسکی نری زبان درازیاں ہیں پھر شفاعت بالاذن کا جو مطلب گڑھا
محض باطل اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی پر مشتمل جیسا کہ حضرت والد قدس سرہ الماجد نے تذکیۃ الایقان اور
دیگر علمائے اہل سنت نے اپنی تصانیف میں تحقیق فرمایا پھر احادیث کثیرہ گواہ ہیں کہ اس کے گڑھے ہوئے معنی
ہرگز واقع نہوں گے تو اس نے اس پردے میں اصل شفاعت سے انکار کیا کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں
اور جو ہوگی اُسے مانتا نہیں جیسے کوئی کہے میں وجود انسان کا منکر نہیں مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں وہ
معدوم ہے موجود یہ ہے کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں اور ۲۲ کان اور ۲۷ ناکیں اور ۳۴ ہیں اور ...
چرخ کر پر بسیرا لیتا ہو ہر عاقل جانیگا کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے اگرچہ براہ عیاری لفظ انسان کا مقر ہے ۱۲

ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائیگا اور دفع
بارگاہِ اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم میں حاضر نہ لائیگا کہ حضور تو بفقت
شفیع مشفع ہیں ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت تو پاتے مگر اولین و آخرین موافقین و مخالفین
خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم مولائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
کا حصہ خاصہ ہے جسکا دامن رفیع جلیل و منیع تمام انبیا و مرسلین کے دست ہمت سے بلند و
بالا ہے پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروروں کان اس حدیث سے آشنا اور ہزارہا
بندے اس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیائے کاملین
و علمائے عاملین سبھی موجود ہونگے پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسے بھلا دی
جائیگی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلا یاد نہ آئیگی پھر نوبت
بہ نوبت حضرات انبیا سے جواب سنتے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئیگا کہ یہ
وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے پھر حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کو دیکھئے
وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے یہ کوئی نہ فرمائیگا کہ کیوں
بیکار ہلاک ہوتے ہو تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس ہے
یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت و اشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں لیقضی اللہ
امرا کان مفعولا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثانیا سوال شفاعت پر حضرات
انبیا کے جواب و رہنمائے حضور کا مبارک ارشاد ملا دیکھئے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور
ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت و مصابیح نبوت میں افضل و اعلی و اجل و اجلی
و اعظم و اولی و بلند و بالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جسکے نور کا حضور ہر روشنی ما
ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و کرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ
حضرت آدم اول انبیا و پدر انبیا ہیں اور مرسلین اربعہ اولو العزم مرسل و رسب انبیائے
سابقین سے اعلی و افضل تو اس تفضیل سب پر تفضیل والحمد للہ الملک الجلیل۔
ارشاد بست و ہشتم احمد و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم و ابن ابی حدیث ۲۸
شیبہ بسند صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم
غیر فخر جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیا کا امام اور انکا خطیب اور انکا شفاعت
والا ہونگا۔ ارشاد بست و نہم امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط
اذ جاء عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھذہ الانبیاء قد جاءتک یا محمد
یسألون تدعو اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء لعظم ما ھم
فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما الکافر فتغشاہ
الموت قال یا عیسیٰ انتظر حتی ارجع الیک فذھب نبی اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملک مصطفیٰ و لا
نبی مرسل الحدیث میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہونگا کہ صراط پر گزر جائے
اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس
التماس لیکر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو
جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث
میں فرمایا مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا اور کافروں کو اس سے موت گھیر لیگی حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے اے عیسیٰ آپ انتظار کریں یہانتک کہ میں واپس آؤں
پھر حضور زیر عرش جا کر کھڑے ہونگے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی
نبی مرسل نے پایا۔ ارشاد سیم مسند احمد و صحیح مسلم میں انھیں سے مروی حضور
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح
فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد
قبلک میں روز قیامت در جنت پر تشریف لا کر کھلواؤنگا داروغہ عرض کریگا کون ہے
میں فرماؤنگا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عرض کریگا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا
کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں (طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کرکے
عرض کریگا لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک نہ میں حضور سے پہلے

حدیث ۲۹ ۳۲

حدیث ۳۰ ۳۳

(حاشیہ: [illegible])

کسی کے لئے کھولوں نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں) اور یہ دوسری خصوصیت
ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے۔ ارشاد سی و یکم ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ حدیث ۴۵
تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا اول من
یدخل الجنۃ ولا فخر میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا اور کچھ فخر نہیں۔
ارشاد سی و دوم صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول حدیث ۴۶
من یقرع باب الجنۃ روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہونگا اور
سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا مسلم کی دوسری روایت یوں ہے انا
اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا اکثر الانبیاء تبعا میں جنت میں سب سے پہلا
شفیع ہوں اور میرے پیرو سب انبیا کی امتوں سے افزوں) ابن النجار نے ان لفظوں
سے روایت کی انا اول من یدق باب الجنۃ فلم تسمع الاذان احسن من
طنین الحلق علی تلک المصاریع میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کو ٹونگا زنجیر وں کی
جھنکار جو ان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔
ارشاد سی و سوم صحیح ابن حبان میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ حدیث ۴۷
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل نبی یوم القیمۃ منبرا من نور وانی لعلی اطولھا
وانورھا فیجئ مناد ینادی این النبی الامی قال فیقول الانبیاء کلنا نبی
امی فالی من ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یاتی باب الجنۃ فیقرعہ وساق الحدیث
الی ان قال فیفتح لہ فیدخل فیتجلی لہ الرب تبارک وتعالیٰ ولا یتجلی لشئ
قبلہ فیخر لہ ساجدا الحدیث قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا اور
میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہونگا منادی آکر ندا کریگا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انبیا کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کس کی طرف بھیجا گیا ہے منادی واپس جائیگا
دوبارہ آکر یوں ندا کریگا کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اب حضور اقدس

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لیجائیں گے دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے رب عزجلالہ انکے لیے تجلی فرمائیگا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کریگا حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد سی و چہارم صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لیکر گزر فرماؤں گا۔ **ارشاد سی و پنجم** صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقوم المومنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیاتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک ولکن اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث ھذا حدیث مسلم وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والاخرین وقضی بینھم وفرغ من القضاء یقول المومنون قد قضی بیننا ربنا وفرغ من القضاء فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون ادم خلقہ اللہ بیدہ وکلمہ فیاتونہ فیقولون قد قضی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا فیقول ائتوا نوحا وساق الحدیث الی ان قال فیاتون عیسی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیاتونی فیاذن اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور[1] (....) من الطیب ریح ما شمھا احد قط حتی اتی ربی فیشفعنی ویجعل لی

[1] ھنا لفظۃ اطلمت وانمحت فی نسخۃ الخصائص التی عندی فترکت لھا بیاضا رحم اللہ من ظفر بھا فاطلعنا علیھا ۱۲ منہ

نورامن شعر راسی الی ظفر قدمی یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور آنک
ہو چکے گا جنت اُن سے نزدیک کیجائیگی مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
حاضر ہونگے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ سے عرض کرکے ہمارے لئے جنت
دروازہ کھلوا دیجئے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے میں
کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
بھیجیں گے وہ فرمائینگے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ وہ فر
میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس
نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں
اللہ تعالیٰ مجھے اذن دیگا میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے
سونگھی ہوگی یہانتک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونگا وہ میری شفاعت قبو
اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کر دیگا۔

ارشاد سی و ششم۔ طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دارقطنی و ابن النجار امیر المو
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخ
امتی جنت پیغمبروں پر حرام ہے جبتک میں اس میں نہ داخل ہوں اور اُمتوں پر حرام
جب تک میری امت نہ داخل ہو اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
سے روایت کی **ارشاد سی و ہفتم** اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ مصنف میں ا
مکحول تابعی سے راوی امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا قسم اس
جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی میں تجھے نہ چھوڑونگا یہودی
قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا امیر المومنین نے اسکے تپانچہ مارا یہودی بار
رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے
اسکے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا بل یا یہودی
آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ وموسی نجی اللہ وعیسی روح اللہ وانا

حبیب اللہ بل یا یھودی تسمی اللہ باسمین سمی بھما امتی ھو السلام وسمی امتی المسلمین ھو المومن وسمی بھا امتی المومنین بل یا یھودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں بلکہ او یہودی اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری اُمت کا نام مسلمین رکھا اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او یہودی بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لیجاؤں اور سب امتوں پر حرام ہے یہانتک کہ میری اُمت داخل ہو۔

ارشاد سی و ہشتم احمد مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایاں نہیں میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلیٰ درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجو ان اکون ھو بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائیگا مگر ایک مرد امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں (رواہ الترمذی) علما فرماتے ہیں خدا و رسول جس بات کو بکلمہ امید و ترجی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے بلکہ بعض علما نے فرمایا کلام اولیا میں بھی رجا تحقیق ہی کے لیئے ہے ذکرہ الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام شفاعۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد سی و نہم۔ عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ

رفعنی یوم القیمۃ فی اعلی غرفۃ من جنات النعیم لیس فوقی الا حملۃ العرش
اللہ تعالیٰ مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائیگا
کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جلوہ سوم ارشادات انبیاء عظام و ملٰئکہ کرام علی سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام

ارشاد چہلم۔ ابن جریر ابن مردویہ ابن ابی حاتم بزار ابو یعلیٰ بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پُر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم اثنی علی ربہ وانی مثن علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعلمین وکافۃ للناس بشیرًا و نذیرًا و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیٔ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس جعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔ تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لئے میرا سینہ کھولدیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھی فاتح باب رسالت و خاتم دور نبوت کیا جب حضور اس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرات انبیا سے فرمایا بھذا فضلکم محمد انبی نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا سل مانگ کیا مانگتا ہے حضور نے اور انبیا کے فضائل عرض کیے کہ تو نے انھیں یہ یہ کرامتیں دیں حق جل وعلا نے حضور کے فضائل اعلیٰ

واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا
فضلنی ربی مجھے میرے رب نے افضل کیا اور اپنے فضائل و خصائص عظمہ بیان فرمائے
حدیث ۵۸ یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے **ارشاد چہل ہفتم**۔ حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط
اور بیہقی و ابونعیم دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر و دیلمی و ابن لال ام المومنین صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
قال لی جبریل قلبت الارض مشارقہا ومغاربہا فلم اجد رجلا افضل
من محمد ولم اجد بنی اب افضل من بنی ہاشم جبریل نے مجھ سے عرض کی
میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا، امام ابن حجر
حدیث ۵۹ عسقلانی فرماتے ہیں صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں نقلہ فی المواہب
ارشاد چہل و دوم۔ ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی
ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ
ایک ابر نظر آیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سلم علی ملک قال لم ازل
استأذن ربی فی لقائک حتی کان ہذا اوان اذن لی انی ابشرک انہ
لیس احد اکرم علی اللہ منک مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی
حدیث ۶۰ مدت سے میں اپنے رب سے قدمبوس حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن
دیا میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔
ارشاد چہل و سوم۔ امام ابوذکریا یحیی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قصۂ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں
مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب ان کے چہرے ... طلوع کرتا ہے ان میں ایک نے حضور کو
اٹھا کر ایک ساعت تک حضور کو اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس میں کچھ کہا کہ
میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے ابشر یا محمد فما بقی
لنبی علم الا وقد اعطیتہ فانت اکثرہم علما واشجعہم قلبا معک مفاتیح النصر

قد البست الخوف والرعب لا یسمع احد بذکرک الا وجل فؤادہ
وخاف قلبہ وان لم یرک یا خلیفۃ اللہ اے محمد مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم
باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو تو حضور اُن سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں
جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے جو
حضور کا نام پاک سنیگا اُسکا جی ڈر جائیگا اور دل سہم جائیگا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے
اللہ کے نائب) ابن عباس فرماتے ہیں کان ذلک رضوان خازن الجنان
یہ رضوان داروغہ جنت تھے علیہ الصلوٰۃ والسلام

حدیث ۱۲،۲۲

ارشاد چہل و چہارم احمد ترمذی عبد بن حمید ابن مردویہ بیہقی ابونعیم حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بصورت
موقوف اور ابن سعد عبداللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وام ہا
بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوعاً راوی
شب اسرا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا جبر
امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا ابجمد تفعل ھذا (وفی المرفوع) الا تستحیین
یا براق (وعند البزار) اسکنی (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فواللہ
ما رکبک خلق قط اکرم علی اللہ منہ کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
یہ گستاخی اے براق تجھے شرم نہیں آتی ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ
سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک اِن سے زیادہ عزت والا ہو فارفض عرقا اس کہنے
سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا) یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی اور بیہقی وابن جریر
وابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یوں روایت کی کہ روح
القدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مہ یا براق فواللہ ما رکبک مثلہ ہیں اے
براق اللہ کی قسم تجھ پر کوئی انکا ہم رتبہ سوار نہ ہوا) اور یہی تینوں محدث ابن ابی حاتم
وابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کانت الانبیاء ترکبہا قبلی مجھ سے پہلے انبیا اُس پر سوار ہوا

کرتے تھے **ارشاد چہل و پنجم** - آدم علیہ السلام والصلوٰۃ کا قول وجی اول میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس کی درگاہ میں سب سے قدرت و عزت میں بلند ہیں

ارشاد چہل و ششم مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار جملہ بنی آدم ہیں۔ **احادیث امامۃ الانبیاء** ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر دی کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنا امام الانبیا ہونا خود بیان فرمایا اور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور کو امام کیا اور جمیع انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا تو ان حدیثوں کو ارشاد حضور والا و ارشاد ملائکہ و ارشاد انبیا سب سے نسبت ہی لہذا سب جلووں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔ **ارشاد چہل و ہفتم** شب اسرا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا حدیث ابو ہریرہ و حدیث انس و حدیث ابن عباس و حدیث ابن مسعود و حدیث ابی لیلیٰ و حدیث ابو سعید و حدیث ام ہانی و حدیث ام المومنین صدیقہ و حدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اثر کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہوا (ابو ہریرہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مسلم میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے کو جماعت انبیاء میں دیکھا موسیٰ و عیسیٰ و ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا فحانت[1] الصلوٰۃ فاممتھم پھر نماز کا وقت آیا میں نے اُن سب کی امامت کی (انس) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے جمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حتی اممتھم میرے لیے انبیا جمع کیے گئے جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے امامت فرمائی۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے فلم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن موذن واقیمت الصلوٰۃ فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت

---

[1] عزاہ الملتقی فی المواہب لصحیح مسلم من روایۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولدارہ فیہ عنہ انما ھو عندہ من ابی ھریرۃ وعجب ان الزرقانی ایضا اقرہ فاللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد اتدری من صلی خلفک قلت لا
قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے
موذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون
امام ہوتا ہے جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا میں نے نماز پڑھائی سلام پھیرا
تو جبریل نے عرض کی حضور نے جانا کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی فرمایا نہ
عرض کی ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔ طبرانی و بیہقی و ابن جریر
و ابن مردویہ کی روایت موقوفہ میں ہے ثم بعث لہ آدم فمن دونہ من الانبیاء فامھم
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضور کے لئے آدم اور انکے بعد جتنے
نبی ہوئے سب اٹھائے گئے حضور نے ان کی امامت فرمائی صلی اللہ تعالے حدیث ۱۹
علیہ وسلم (ابن عباس) رضی اللہ تعالی عنہما سے احمد و ابو نعیم و ابن مردویہ بسند
صحیح راوی۔ جب حضور مسجد اقصٰی میں تشریف لائے نماز کو کھڑے ہوئے فاذا
النبیون اجمعون یصلون معہ کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیا حضور کے ساتھ نماز حدیث ۲۰
میں ہیں (ابن مسعود) رضی اللہ تعالی عنہ سے حسن بن عرفہ و ابو نعیم و ابن عساکر نے
روایت کی میں مسجد تشریف لے گیا انبیا کو پہچانا کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں
کوئی سجود میں ثم اقیمت الصلٰوۃ فاممتھم پھر نماز برپا ہوئی میں ان سب کا امام ہوا
(ابو سلمی) رضی اللہ تعالی عنہ سے طبرانی و ابن مردویہ راوی حضور پر نور و جبریل امین
صلے اللہ تعالی علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے انہوں نے کہا
مرحبا بالنبی الامی اور ان میں ایک پیر تشریف فرما تھے حضور نے پوچھا جبریل
یہ کون ہیں عرض کی یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسیٰ و عیسیٰ ہیں ثم اقیمت الصلوۃ
فتدافعوا حتی قدموا محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پھر نماز قائم ہوئی امامت
ایک نے دوسرے پر ڈالی یہانتک کہ سب نے ملکر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو امام کیا
(ابو سعید) رضی اللہ تعالی عنہ سے ابن اسحاق راوی ملاقات انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام ذکر کر کے کہتے ہیں فصلی بھم ثم اتی باناء فیہ لبن حضور نے انہیں نماز

پڑھائی پھر ایک برتن میں دودھ حاضر کیا گیا الحدیث (ام ھانی) رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے ابو یعلی وابن عساکر راوی نشر لی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم
وموسیٰ وعیسیٰ فصلیت بھم ایک جماعت انبیا جس میں ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ
تھے میرے لیے اٹھائی گئی میں نے انہیں نماز پڑھائی امہات المومنین[۱] وام ہانی
وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابن سعد[۵۳] نے روایت کی رأیت الانبیاء جمعوا
فرأیت ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فظننت انہ لابد لھم ان یکون لھم
امام فقدمنی جبریل حتی صلیت بین ایدیھم میں نے ملا فرمایا کہ انبیاء
میرے لیے جمع کیے گئے ہیں ان میں خلیل وکلیم ومسیح کو بھی دیکھا میں سمجھا اس
جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیے جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے ان کی امامت فرمائی
(کعب احبار) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے امام واسطی راوی فاذن جبریل ونزلت
الملئکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین فصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم بالملئکۃ والمرسلین جبریل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے
اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرما کر بھیجے حضور نے ملئکہ ومرسلین کی امامت
فرمائی **فائدہ** امامت ملائکہ کی دوسری حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ تابش چہارم میں
آئیگی اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکور ارشاد ہفتم میں ہے دخل فصلی مع الملئکۃ اور
ابن مردویہ راوی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذن جبریل فظننت الملئکۃ

---

۵۳ یہ حدیث وہی ہے کہ زیر ارشاد چہل وچہارم گزری ۵۴ وقع فی الدر المنثور للامام الجلیل الجلال السیوطی
مانصہ اخرج ابن سعد ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمرو ام سلمۃ وعائشۃ وام ہانی وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اقول نقل ابن عمر من خطاء الناسخ وصوابہ ابن عمرو فان الامام قال فی الخصائص الکبری قال ابن سعد انا
الواقدی حدثنی اسامہ بن زید اللیثی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن ام سلمۃ الخ وقال فی آخرہ اخرج ابن عساکر ام
ظہرت منہ فائدۃ اخری وہی ان ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما انما یرویہ عن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فلا بعد
مغررۃ عنہا وفائدۃ اخری عن ابن عساکر انما اخرجہ بسندہ عن ابن سعد فالاظہر ان یقال اخرج ابن سعد من طریقہ ابن عساکر واللہ

انہ یصلی بہم فقد منی فضلیت بالملئکۃ شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا جبریل نے اذان دی ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تذییل

ارشاد چہل و ہشتم - اسی میں منقول شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیمۃ میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب نبیا سے بڑا ہو۔

ارشاد چہل و نہم اسی میں منقول اما ترضون ان یکون ابراھیم وعیسی کلمۃ اللہ فیکم یوم القیمۃ ثم قال انھما فی امتی یوم القیمۃ کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم وعیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں پھر فرمایا وہ دونوں روز قیامت میری اُمت ہوں گے۔

ارشاد پنجاہم افضل القری میں فتاوائے امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے عرض کی ابشر فانک خیر خلقہ وصفوتہ من البشر حباک اللہ بما لم یحب بہ احد من خلقہ لا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا الحدیث مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا نہ کسی مقرب فرشتہ نہ کسی مرسل نبی کو۔

ارشاد پنجاہ و یکم - علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا یا ابا الحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی نبأ وادم بین الماء والطین رؤف بالمومنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین اے ابوالحسن

بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست وپا والوں کے پیشوا تمام انبیا و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ ودوم بعض احادیث میں مذکور ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جسمیں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ

ارشاد پنجاہ وسوم مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا اخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن میں نے کہا کہ اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں۔ عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیا و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے اپنے نام وصفت سے حضور کے لیے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیا سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لیے کہ ظہور میں سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیا ہیں اور باطن اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہانتک کہ حق جل علی نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تابان اور ظاہر اس لیے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکار کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی

اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد اور حضور کا رب اول آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں یہ عظیم بشارت سنکر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں) ھکذا نقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس وظاھرہ انہ خرجہ بسندہ الی ابن عباس فان ذلک ھو الذی یدل علیہ روی کما فی الزرقانی واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

تابش سوم طرق وروایات وحدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی ورسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا یہ روایت متواتر المعنی ہے امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا ابوذر ابن عمرو ابن عباس ابوہریرہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا۔ ابوہریرہ حذیفہ ابودرداء۔ ابوامامہ سائب بن یزید جابر بن عبداللہ عبداللہ بن عمرو ابوذر۔ ابن عباس ابوموسیٰ اشعری ابوسعید خدری۔ مولیٰ علی۔ عوف بن مالک۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان میں ہر ایک کی حدیث

اس وقت کا ملا میرے پیش نظر ہے امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے اُن خصائص و نفائس کا عدد جو اُن حدیثوں میں متفرقا وارد ہوئے سولہ[1] سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اُنکے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تین سو تک پایا۔ والحمد للہ رب العالمین یہی الخص ذو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اُس سے زائد پائے حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش میں دخل اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرا پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق و شمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے قصد کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز اس رسالہ اور اس کے بعد اُن مسائل کثیرہ[2] کے جواب جو حیدرآباد[3] و بنگلور و پنجاب[4] و سلطان[5] پور و خیر آباد وغیرہا بلاد و امصار خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں اور اس مسئلہ شوئیگری کی وجہ سے برعایت الاقدم فالاقدم اُنکے جواب تعویق میں پڑے ہیں بحول اللہ تعالیٰ فراغ پاکر اس حدیث کے جمع طرق

---

[1] وجہ التردد ان الامام نص علی انہ تنتظم بہا ای بہذہ الاحادیث سبع عشرۃ خصلۃ اہ لکن فیہا حدیث البزار عن ابن عباس فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ فاسلم قال و نسیت الاخری اہ وقد کان لعدّ قبلہ لک خمسۃ عشر فالحافظ ضم الخصلتین جعلہا سبع عشرۃ وعندی فی عد المنسیۃ خصلۃ یحیا لہا تامل ظاہر لجواز ان تکون بعض ما عدّدت وقول الزرقانی ہی مبینۃ فی روایۃ البیہقی فی الدلائل عن ابن عمر مرفوعا فضلت علی اٰدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم و کان ازواجی عونا لی و کان شیطان اٰدم کافرا و کانت زوجہ عونا علیہ اقول لا یتم عندی بحث لان الکلام ہہنا فی التفضیل علی اٰدم و ثمہ فی التفضیل علی الانبیاء طرا واختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعانۃ الازواج من بین الانبیاء قاطبۃ یحتاج الی ثبوت بالجملۃ لابد من ہذا ان تکون المنسیۃ ہو ہذہ واذ لم یتبین لا مجال ان تکون احدی ما مرّت فلا یحسن عدہا مفرزۃ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ [2] یعنی بست ہفت مسئلہ چار دہ از حیدرآباد و چہار از خیرآباد و پنج از بن شہر دیگر زید او و باقی از باقی ۱۲ منہ [3] مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب قادری از بکتیلہ ضلع حیدرآباد ۱۲ منہ [4] مرسلہ مولوی سید فخر الدین صاحب واخطاصوفی ازاد کمنہ فیلگرن ۱۲ منہ [5] مرسلہ مولوی فضل الرحمن صاحب ملازم مسجد جامع کمپ فیروزپور پنجاب ۱۲ منہ

[margin] ﮯ مرسلہ مولوی شیخ ولی محمد صاحب نقشبندی از سلطانپور ۱۲ منہ ﮯ مرسلہ صاحب رضوی محمد

میں ایک رسالہ بنام البحث الفاحص عن طرق حدیث
الخصائص لکھوں اور اس میں ہر طریق و روایت کو مفصل جداگانہ نقل کرکے
خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں و باللہ التوفیق لا رب غیرہ یہاں بخوف
تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے
سب انبیاء پر ان وجوہ سے تفضیل ملی مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں کہ اس رسالہ
کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل وللہ الحمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم اور
حدیث ۵، اس کے قریب بزار نے بسند جید اور ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابو یعلیٰ
و بیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی طریق اول میں ہے فضلت علی الانبیاء
بست میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا) دوم میں اس قدر اور زائد
لم یعطھا احد کان قبلی (مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے) سوم میں ہے فضلنی
ربی بست مجھے میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
حدیث ۶، عنہ سے احمد مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ۔ بیہقی۔ ابو نعیم راوی فضلنا علی الناس
حدیث ۷، بثلث ہمیں تین وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی ابو الدرداء سے طبرانی معجم کبیر میں
حدیث ۸، راوی فضلت باربع میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی ابو امامہ کی حدیث بھی
حدیث ۹، انھیں لفظوں سے شروع ہے اخرجہ احمد والبیھقی سائب بن یزید فضلت
علی الانبیاء بخمس میں پانچ وجہ سے انبیاء پر بزرگی دیا گیا رواہ الطبرانی
حدیث ۱۰، جابر بن عبد اللہ اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی میں پانچ چیزیں دیا گیا کہ
مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں رواہ البخاری و مسلم والنسائی عبد اللہ بن عمرو
حدیث ۸۱، بن العاص عند احمد والبزار والبیھقی باسناد صحیح ابو ذر احمد دارمی۔ ابن
حدیث ۸۲ و ۸۳، ابی شیبہ ابو یعلی ابو نعیم بیہقی بزار باسناد جید ابن عباس احمد والبخاری فی تاریخہ
والطبرانی والثلثۃ الاخری فی حدیث بسند حسن ابو موسیٰ احمد و ابن
حدیث ۸۴ و ۸۵، ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن ابو سعید الطبرانی فی الاوسط
حدیث ۸۶، بسند حسن مولیٰ علی عند البزار وابی نعیم ان چھ روایات میں بھی پانچ ہی

چیزیں ذکر فرمائیں کہ حضور سے پہلے کسی نے نہ پائیں اول وثانی میں احد قبلی ہے ثالث میں من الانبیاء اور زائد باقیوں میں نبی قبلی ہے اور حاصل سب عبارتوں کا واحد اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے طریق دوم میں بے تعین عدد ہے اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا اخرجہ ابن ابی شیبہ طریق سوم میں ہے اعطیت اربعًا لم یعطھن احد من انبیاء اللہ تعالیٰ قبلی مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں اخرجہ احمد والبیھقی

حدیث ۸۷ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے طریق دوم میں ہے فضلت علی الانبیاء بخصلتین میں دو باتوں سے تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا اخرجہ البزاز عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں مگر یوں کہ اعطینا اربعًا لم یعطھن احد کان قبلنا ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں وسألت ربی الخامسۃ فاعطانیھا اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی۔ وھی ماھی اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں کی خوبی کا کہنا ہی کیا ہے پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی سألت ربی ان لا یلقاہ عبد من امتی یوحدہ الا ادخلہ الجنۃ میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخل بہشت فرمائے اخرجہ

حدیث ۸۸ ابو یعلیٰ عبادہ بن صامت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج فقال ان جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی انعم بہا علیک فبشرنی بعشر لم یوتہا نبی قبلی جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کیے ہیں بیان فرمائیے پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہ پائیں اخرجہ ابن ابی حاتم وعثمٰن بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ وابو نعیم

اِن روایات ہی سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں کہیں دو فرماتے ہیں کہیں تین کہیں چار، کہیں پانچ کہیں چھ کہیں

دس[۵] اور حقیقۃً ستر اور دو ستر بھی انتہا نہیں امام علامہ[۲] جلال الدین سیوطی قدس
سرہ نے خصائص کبریٰ میں ڈھائی سو کے قریب حضور کے خصائص جمع کیئے اور
یہ صرف انکا علم تھا ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے اور علمائے ظاہر سے
علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے
ہیں دوسرا کیا جانے گا اور حضور سے زیادہ علم والا انکا مالک و مولیٰ جل علی ان
الی ربك المنتهیٰ جسنے انھیں ہزاروں فضائل عالیہ و جلائل غالیہ دئے اور بیحد و
بیشمار ابد الآباد کے لیئے رکھے وللاٰخرۃ خیر لك من الاولیٰ اسی لیئے حدیث میں ہے
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
فرماتے ہیں یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی اے ابو بکر مجھے ٹھیک ٹھیک جیسا
میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات

ترا چناں کہ توئی دیدہ کجا بیند بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلے اللہ تعالیٰ علیک علی آلک و اصحابک اجمعین

تابش چہارم آثار صحابہ و بقیہ موعودات خطبہ

روایت اولیٰ بیہقی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان محمدا حدیث ۸۹
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیمۃ بیشک محمد
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالےٰ کے حضور تمام مخلوق الٰہی
سے عزت وکرامت میں زائد ہیں۔

---

[۵] عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوتے کما مضیٰ اور بعد وسے دس تک
جو اعداد حدیثوں میں آئے انھیں جمع کیجئے تو تیس ہی آتے ہیں ۱۲ منہ [۲] حضرت والد قدس سرہ الماجد نے بھی
الکواکب(؟) النقویہ فی الخصائص النبویہ میں ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا جزاہ اللہ علماء الامۃ خیر جزاء آمین ۱۲ منہ

حدیث ۹۰ **روایت دوم**۔ احمد بزاز طبرانی بسند ثقات اسی جناب سے راوی ان اللہ تعالٰی نظر الی قلوب العباد فاختار منھا قلب محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاصطفاہ لنفسہ اللہ تعالٰی نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو ان میں سے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا اسے اپنی ذات کریم کے لیے چن لیا۔

حدیث ۹۱ **روایت سوم**۔ دارمی وبیہقی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ان اکرم خلیفۃ اللہ علی اللہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیشک اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ ووجاہت والے ابوالقاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

حدیث ۹۲ **روایت چہارم**۔ ابن سعد بطریق عامر شعبی عبدالرحمن بن زید بن الخطاب سے راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے میں شام میں تھا ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے بت پرستی ویہودیت ونصرانیت سب سے نفرت ہے کہا تو تم دین ابراہیم چاہتے ہو اے اہل مکہ کے بھائی تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہ ملیگا اپنے شہر کو چلے جاؤ فان نبیا یبعث من قومک بلدک یاتی بدین ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین حنیف لائیگا وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالٰی کو عزیز ہے، یہ زید بن عمرو مواحدان جاہلیت سے ہیں اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ وعشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

حدیث ۹۳ **روایت پنجم** ابن ابی شیبہ وترمذی بافادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابونعیم وخرائطی ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، ابوطالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے راہب صومعہ سے نکل کر انکے پاس آیا اور اس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا نہ اصلا ملتفت ہوتا اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک پہنچا

حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا ھذا سید العالمین ھذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العلمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالی انھیں تمام عالم کے لیے رحمت بھیجیگا سرداران قریش نے کہا تجھے کیا معلوم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور میں انھیں مُہر نبوت سے پہچانتا ہوں انکے استخوان شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا لایا حضور تشریف نہ رکھتے تھے آدمی طلب کو گیا تشریف لائے ابر سر پر سایہ گستر تھا راہب بولا انظروا الیہ غمامۃ تظلہ وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کیے ہے۔ قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف رکھی فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا راہب نے کہا انظروا الی فئ الشجرۃ مال الیہ وہ دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے۔ شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں

روایت ششم۔ ابونعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے ہاتف جن نے انھیں بعثت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خبر دی صبح راہب کے پاس جاکر قصہ بیان کیا کہا قد صدقوک یخرج من الحرم ومھاجرہ الحرم وھو خیر الانبیاء جنہوں نے تجھ سے سچ کہا حرم سے ظاہر ہوں گے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے اور وہ تمام انبیا سے بہتر ہیں۔ حدیث ۹۴

روایت ہفتم۔ ابن عساکر ابونعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی ہم ایک شب اپنے بُت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا ناگاہ ہاتف نے پکارا حدیث ۹۵

یاایھا الناس ذوی الاجسام ماانتم وطائش الاحلام
ومسند الحکم الی الاصنام ھذا نبی سید الانام اعدل ذی حکم من الحکام

یصدع بالنور و بالاسلام ؛ مستعلن فی البلد الحرام اے بت پرستو کیا حال ہے تمہارا اور یہ کم عقلیاں (اور پتھروں کو بیخ بنانا یہ ہے نبی تمام جہان کا سردار ہر حاکم سے زیادہ عادل نور و اسلام کا آشکار اکرنیوالا حرم محترم میں ظہور فرمانیوالا ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہانتک کہ ہمیں خبر ملی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے ہیں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

روایت ہشتم خرائطی و ابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہوگئی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے یہاں اسکا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض کروں ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی ایک دن آکر بولی اے گروہ دوس تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو ہمنے کہا بات کیا ہے کہا میں بکریاں چراتی تھی دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی جسکے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کود نے لگا اور تہ بند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلایا اے خرابی خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں ان میں خوبصورت خوبصورت لو عمر یہ سنکر ہم سوار ہوئے ویسا ہی پایا سواروں کو بھگا یا غنیمت لوٹی جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں ہمنے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے مجھے اس گھر میں تین دن بند کردو ہمنے ایسا ہی کیا تین دن پیچھے کھولا دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے بولا اے قوم دوس حرست السماء و خرج خیر الانبیاء آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہتر من انبیاء نے ظہور فرمایا ہم نے کہا

حدیث ۹۴

عجیب الخلقت لڑکا

کہاں کہا مکہ میں اور یہیں مرے گو ہوں مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا مجھ میں آگ بھڑک اُٹھے گی جب ایسا دیکھو باسمک اللھم کہکر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤنگا سم نے ایسا ہی کیا چند روز بعد حاجی لوگ آئے او ظہور حضور کی خبر لائے) اگرچہ یہ قول اُس جنی اور حقیقۃً اُس جن کا تھا جنے اسے خبر دی مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گنا جاتا کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت نہم۔ ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل میں راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حمل اقدس میں چھ مہینے گزرے ایک شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا یا آمنۃ انک قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا اے آمنہ تمہارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے جب پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حدیث ۹۹

روایت دہم۔ ابو نعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے انک قد حملت بخیر البریۃ وسید العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ احمد ومحمدا تمہارے حمل میں بہتر عالم وسردار عالمیاں ہیں پیدا ہوں تو انکا نام احمد ومحمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حدیث ۱۰۰، ۱۰۱

روایت یازدہم۔ ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہا سے فرمایا مجھ سے خواب میں کہا گیا انک ستلدین غلاما فسمیہ احمد وھو سید العالمین عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا انکا نام احمد رکھنا وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔[1]

روایت دوازدہم۔ بزار حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

[1] یہ حدیث اس حدیث مرفوعی کا تتمہ ہے جو زیر ارشاد جمیل چہارم گزری لہذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲

سے راوی کما اراد اللہ ان یعلم رسولہ الاذان اتاہ جبریل بدابۃ یقال لہ البراق اذ کرجماحھا وتسکین جبریل ایاھا قال فرکبھا حتی انتھی الی الحجاب الذی یلی الرحمٰن) وساق الحدیث فیہ ذکرنا ذین الملک وتصدیق اللہ سبحانہ وتعالی لہ قال) ثم اخذ الملک بید محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقدمہ فام اھل السمٰوٰت فیھم اٰدم ونوح[۵۳] فیومئذ اکمل اللہ لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الشرف علی اھل السمٰوٰت والارض جب حق جل وعلی نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی جبریل براق لیکر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اُس حجاب[۵۴] عظمت تک پہنچے جو رحمٰن عز جل مجدہ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی حق عز وجلالہ نے ہر کلمہ پر مؤذن کی تصدیق فرمائی پھر فرشتے نے حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا حضور نے تمام اہل سمٰوٰت کی امامت فرمائی جن میں آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شامل تھے اُس روز حق تبارک وتعالی نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا شرف تمام اہل آسمان و زمین پر کامل کردیا) ایسی کی مثل ابونعیم نے بطریق امام محمد ابن حنفیہ ابن علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما روایت کی اُس کے آخر میں ہے ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تقدم فام اھل السماء فتم لہ الشرف علی سائر الخلق پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کہا گیا آگے بڑھے حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقات الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا والحمد للہ رب العٰلمین

---

[۵۳] انت تعلم ان ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ کما تری وھو کذلک عند ابی نعیم فی طریق اتی فلا ادری کیف جعلہ الامام القاضی فی الشفا من قول راوی الحدیث سیدنا جعفر بن الصادق رضی اللہ تعالی عنہ واقرہ علیہ الشہاب فی النسیم

[۵۴] حجاب مخلوق پر ہے خالق جل جلالہ حجاب سے پاک ہے وہ اپنی غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے تبارک وتعالی ۱۲ منہ [۵۵] شاید یہ معنی ہیں کہ عرش رحمان سے قریب واللہ تعالی اعلم ۱۲ منہ

نور الختام رزقنا اللہ تعالیٰ حسنہ

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہٰی کو پہنچا اور دس آیتوں سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا اس رسالہ میں قصدًا استیعاب ہونے پر خود یہی رسالہ گواہی دیگا کہ تین سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جنکا شمار ان سو میں نہ کیا تعلیقات تو اصلًا تعداد میں نہ آئیں اور تکمیل اول میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبت مراد گزریں انھیں بھی حساب سے زیادہ رکھا خصوصًا حدیث ۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ امت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب امتوں سے بہتر و افضل ہے زیر آیت خامسہ حدیث ۲ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور کی امت سب امتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر وانما شرف المکان بالمکین زیر آیت اولیٰ حدیث ۳ علی مرتضیٰ حدیث ۴ جبر الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث سلطان المفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ بنایا زیر آیت سابع حدیث ۷ عالم القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیا و ملائکہ سے افضل کیا زیر آیت ثالثہ کہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیہ اور قابل دخال جلوۂ اول تابش دوم تھیں ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابش چہارم میں روایت ہفتم سے روایت یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف و کاہن و منامات صادقہ کی گزریں اگر بعض حضرات ان پر راضی نہوں تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں وللہ الحمد تنبیہ - فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت عجلت پر مبنی تھا اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا مواقع کثیرہ میں موضع

احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا طرق ومتابعات بلکہ کبھی شواہد متقاربۃ المعنی میں بھی ایک کا متن لکھا بقیہ کا محض حوالہ دیا اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میری پیش نظر ہوئے جہاں اتفاق سے کلمات علما کی حاجت دیکھی وہاں نقل غالبا مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی ہاں تخریج احادیث میں کثیر اکثار پر نظر رکھی ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھیگا کہ کتب علما میں انھیں صرف ایک یا دو[۲] مخرجین کی طرف نسبت فرمایا اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے۔ متون اسانید کی تصحیح وتحسین کی طرف جو تلویح ہے اُسکا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص وتصریح ہے لہذا مناسب کہ طالب سند وجویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسما شمار ہوں جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار ولآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے الصحاح الستہ لاسیما الصحیحین وجامع الترمذی وموطا مالک سنن الدارمی مشکوۃ المصابیح الترغیب والترہیب للامام الحافظ عبد العظیم زکی الدین المنذری الخصائص الکبری لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وھو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر ما التقطت منہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری او کتب آخری فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم للامام الہمام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی الجامع الصغیر للامام السیوطی التیسیر شرح جامع الصغیر للعلامۃ عبد الرؤف المناوی المواہب اللدنیہ والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی شرح المواہب للعلامۃ الشمس محمد بن عبد الباقی الزرقانی افضل القری لقراء ام القری المعروف بشرح الہمزیہ للامام ابن حجر المکی مفاتیح الغیب للامام الفخر محمد الرازی تکملتہا لتلمیذہ الفاضل العلامۃ الخوبی معالم التنزیل للامام محی السنۃ البغوی مدارک التنزیل

۲ لنسیم علامۃ فی ... وان کنت ... ۱۲ منہ فہذا مالا ...

للامام العلامۃ النسفی دربما اخذت شیئا او اشیاء عن المنہاج للامام العلام ابی
ذکریا النووی وارشاد الساری للامام احمد القسطلانی والبیضاوی
والجلالین والاحیاء والمدخل لمحمد العبدری والمدارج واشعۃ اللمعات
للمولی الدہلوی ومطالع المسرات للعلامۃ الفاسی وشفاء السقام للامام
المحقق الاجل السبکی والعلل المتناہیۃ للعلامۃ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی
ولم اخذ عنہا الا تخریجا واحد الحدیث ورسالۃ المولد لہ و
الحلیۃ شرح المنیۃ للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی وشرح الشفاء
للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین لے غیر ذلک مما منح المولی سبحنہ وتعالی
پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں کہ تھے غیر مظنہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد استقرائے
مظان پر قناعت کرے ہرگز نہ پائے لہذا تجسس کو تثبت و امعان نظر درکار
والحمد للہ العزیز الغفار۔ یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور روز دہم کو ختم
اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے بیضہ ہوا
والحمد للہ رب العالمین۔ ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین
مولےٰ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی سے ماثور اور سب میں پچھلی حدیث بھی انہی
جناب ولایت مآب سے مذکور امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ
تعالی عنہ کے صدقہ میں حضور پرنور عفو غفور جواد کریم رؤف رحیم صفوح زلات مقیل عثرات
مصحح حسنات عظیم البرکات سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات
اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرف قبول پائے اور حق تبارک و
تعالی کاتب و سائل و واسطہ سوال و عامہ مومنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی سب تصانیف سے
نفع پہنچائے انہ ولی ذلک والقدیر علیہ الخیر کلہ لہ وبیدیہ واخر دعونا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین
سبحنک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک والحمد للہ رب العالمین

تمت کتب

۱۲

الحمد للہ بشارت جلیلہ

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ وزاد مالک یراھا الرجل المسلم او تری لہ ولاحمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ یعنی نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں ہاں بشارتیں باقی ہیں اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے الحمد للہ اس رسالہ کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے مصنف نے دلائل صریحہ سے انھیں ساکت کر دیا کہ خائب و خاسر چلے گئے پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور انکا کنواں ہے مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خوک اور اُس کے ساتھ اسکا بچہ سڑک پر آتے دیکھا جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا اسکی ماں نے اُسے دوڑ کر روکا اور غالبًا اُس کے مُنہ پر تپانچہ بھی مارا بہر حال اُسے سختی کے ساتھ جھڑکا اور ان

وہابیہ کی طرف اشارہ کر کے بولی دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص
سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کریگا یہ کہکر وہ سوئریا اور اس کا بچہ دونوں اس
ہندو کوئیں کی طرف بھاگتے چلے گئے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِين اس خواب سے
مصنف نے بعونہ تعالےٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا۔ والحمد للہ

الحمد للہ بشارت اعظم

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے
شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے میں اُسے
روشن کرنا چاہتا ہوں دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے
ہیں اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم تشریف فرما ہوئے واللہ العظیم۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے
ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین
میں سما گئے حضور پر نور ملجائے بیکسان مولائے دل و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے
کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو اور بجمال رحمت ارشاد فرمایا پھونک
مار اللہ روشن کر دیگا مصنف نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس
اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین

اورینٹ پروسس
۴۔ دربار مارکیٹ لاہور

مُتحدّہ پنجاب میں

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے پہلے نقیب
علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق

مُجاہدِ اکبرؒ

پروفیسر مولوی حاکم علی (مرحوم)

سابق پرنسپل اسلامیہ کالج، لاہور

تحقیق :- پروفیسر محمّد صدّیق

تقدیم :- ڈاکٹر محمّد مسعود احمد

○

لکھائی چھپائی عُمدہ ○ آفسٹ پیپر ○ صفحات ۱۷۲ ○ قیمت :- ۲۰/- رُوپے

○

ناشر

مکتبہ رضویہ ۲/۲۸ سوڈھیوال کالونی مُلتان روڈ لاہور ۲۵

متحدہ پنجاب میں

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے پہلے نقیب
علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق

مجاہدِ اکبر

پروفیسر مولوی حاکم علی (مرحوم)

سابق پرنسپل اسلامیہ کالج، لاہور

تحقیق :- پروفیسر محمد صدیق

تقدیم :- ڈاکٹر محمد مسعود احمد

لکھائی چھپائی عمدہ ○ آفسٹ پیپر ○ صفحات ۱۷۲ ○ قیمت :- ۲۰/- روپے

ناشر
مکتبہ رضویہ ۲/۲۴ سوڈھیوال کالونی ملتان روڈ لاہور ۲۵